www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توقبول ہے پھر بھی

از زنیرہ شاہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ہر طرف بادل گرج رہے تھے۔۔۔بارش بہت تیز ہورہی تھی۔۔۔اندھیرے میں ایک سایہ بھاگتا ہوا دکھائی دیا اس کے پیچھے ایک اور سایہ اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔

اچانک گولی چلنے کی آواز آئی۔۔۔پہلا سایہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا اور تھوڑی دیر میں ساکت ہوگیا۔۔۔

پہلے شخص کے سائے کے ہاتھ سے پستول گر گیا۔۔۔

اچانک اس پر کسی نے ٹارچ سے لائٹ ماری۔۔۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

نوردین تم۔۔۔۔۔۔

نہیں بالاج صاحب میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔وہ تو اس نے۔۔۔۔نور دین نے ایک سمت اشارہ کیا۔۔یہ کہتے ساتھ ہی وہ بھاگا۔۔

بالاج نے اسکا پیچھا کیا لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا۔۔

صبح بالاج کو خبر ملی کہ نوردین اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر بھاگ گیا ہے۔۔

بالاج نے ضبط کیا اور اپنے پوتے کی طرف دیکھا۔

ہانیہ۔۔۔ہانیہ روکو۔۔۔۔مجھے تو آنے دو۔۔۔

نائلہ نے بھاگتی ہوئی ہانیہ کو رکنے کا کہا۔

میں نہیں رک رہی مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔میں جارہی ہوں کینٹین۔۔۔

پیسے تو میں نے ہی دینے ہیں نا۔۔۔میرے لیے تو رک جاؤ۔۔۔

ہانیہ نے مڑ کر نائلہ کو دیکھا جو گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اپنا سانس بحال کر رہی تھی۔۔

تو اب تم جتاؤ گی کہ پیسے تم دیتی ہو۔۔۔

ہانیہ نے نائلہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

یار میں نے ایسا کب کہا۔۔۔تم تو غلط ہی مطلب لے گئی۔۔

ایسا کہنا بھی مت نہیں تو سر پھوڑ دوں گی تمہارا۔۔۔

ہانیہ نے حسب عادت دھمکی دی۔۔۔۔جیسے وہ سب کو دیا کرتی تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔چلو اب کینٹین۔۔۔

ہاں چلو۔۔ہانیہ پھر سے بھاگنے لگی۔۔۔نائلہ بس چلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اور نائلہ کی دوستی یونیورسٹی میں ہی شروع ہوئی تھی۔۔دونوں ہی زولوجی کی سٹوڈنٹس تھیں۔۔۔وہ دونوں بہت اچھی دوست بن گئی تھیں۔۔۔

نائلہ ایک امیر گھر سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔اس کے بر عکس ہانیہ کا تعلق

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک غریب گھر سے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے کینٹین کے پیسے ہمیشہ نائلہ دیتی تھی۔۔۔۔۔۔ہانیہ کی ماں کا انتقال ہانیہ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا ہانیہ اپنے بابا کے ساتھ سیٹھ نظام کے کھوٹھے کے سرونٹ کوارٹر میں رہتی تھی ۔۔۔۔جہاں اس کے بابا کام کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ اور نائلہ کی ایک اور بری عادت تھی۔۔۔۔یونیورسٹی۔یں ہر دوسرے لڑکے کو پکڑ کر تنگ کرتی۔۔۔۔۔۔اس کے سامنے اس پر ایسے الزام لگاتی کہ لڑکے بھی چکرا کر رہ جاتے۔۔۔۔۔۔۔

جیسے یہ کیا کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔میری زندگی برباد کردی تم نے۔۔۔۔۔۔نبھا نہیں سکتے تھے کہ پیار کیوں کیا۔۔۔۔۔۔وہ ایسی صلاوتیں کہتیں کہ لڑکا بیچارا خود پریشان ہو جاتا اس کو سمجھ نہ آتا کہ اب کیا کہے۔۔۔۔۔اور وہ پوری کلاس کے سامنے اس کا مزاق اڑا کر پھر ہنسنے لگ جاتی۔۔۔۔۔۔تقریبا پوری یونیورسٹی ہی ان سے تنگ تھی۔۔

بلیو شرٹ اور بلیک جینز پہنے،آنکھوں پر گوگلز لگائے،دائیں کندھے پر ہلکا سا بیگ اٹھائے،زوار کلاس روم کے اندر داخل ہوا۔۔

ہیلوو۔۔۔گائز۔۔۔اپنی گوگلز کو آنکھوں سے نیچے کر کے اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر چڑھا لیں۔۔

سب لڑکیوں کی نظر ایک ساتھ اس پر پڑی۔۔۔۔۔ایک نظر تو سب اسکو دیکھتی رہ گئیں۔۔وہ کسی بھی لڑکی کو اپنی طرف مائل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔لڑکے تو اس سے جلتے ہی تھے سوائے اس کے دوست علی کے۔۔۔۔۔۔فطرت سے تو بہت چلبلا تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تھا اندر سے کیسا ہے۔۔۔۔

زوار چلتا ہوا علی کے پاس آیا۔۔۔

ہائے برو۔۔۔۔زوار نے علی سے ہائے فائے کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہوا آج لیٹ ہوگیا تو۔۔۔

بس یار آج آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوری پوری رات جاگے گا تو دیر سے ہی کھلے گی نا آنکھ۔۔۔۔

تیری طرح فضول میں نہیں جاگتا۔۔۔زوار نے اس کے سامنے انگلی گھماتے ہوئے کہا۔۔

ہاں تو تو کشمیر آزاد کرانے کے منصوبے بناتا رہتا ہے نا۔۔۔۔

یہی سمجھ لے۔۔۔زوار نے اپنا بیگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کنزہ دور کھڑی اپنی دوستوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔اچانک اس کی نظر زوار پر پڑی۔۔۔دوستوں سے ایکسکیوز کرتی وہ اس کی طرف آئی۔۔۔۔

ہیلو زوار۔۔۔کیسے ہو؟؟

اس نے ایک ادا سے زوار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

لے آگئی تیری بہن۔۔۔علی نے زوار کے کان میں سرگوشی کی
کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوار نے گھوری سے نوازا۔۔

اور کنزہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔تم بتاؤ کافی دنوں بعد دیکھی ہو۔۔۔۔۔

ہاں وہ پاپا کے کچھ بزنز ٹورز تھے تو میں بھی انکے ساتھ گئی تھی۔۔۔۔کنزا نے
عجیب سی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا۔۔۔۔زوار نے کہا۔

تم نے مجھے مس کیا۔۔۔۔۔

کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے میڈم اس سے پہلے کہ زوار کچھ بولتا علی بیچ میں کود
پڑا۔۔

کنزہ نے دروازے سے اندر آتے سر اویس کو دیکھا۔۔۔۔۔۔اور کھا جانے والی
نظروں سے علی کو دیکھتے وہاں سے چل کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ہانیہ اور نائلہ بھاگتی ہوئی کلاس روم کی طرف آرہی تھی کلاس شروع ہوچکی تھی اور وہ ابھی تک کینٹین میں بیٹھی کھا رہیں تھیں۔۔۔اچانک کلاس کا خیال آتے وہ دونوں بھاگ پڑیں۔۔۔

می آئی کم ان سر۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے سانس کو نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

سر اویس نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔نائلہ کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔۔ہانیہ کے ہونٹ کے بائیں طرف کیچ اپ لگا ہوا تھا۔۔

آپ دونوں ہمیشہ کی طرح لیٹ ہیں۔۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سر کی طرف دیکھتے ہوئے بتیسی نکالی۔۔۔۔۔۔کہاں تھی آپ دونوں۔۔۔۔۔۔

سر وہ ہانیہ صبح ناشتہ نہیں کر کے آئی تھی۔۔۔تو یہ کینٹین ناشتہ کرنے گئی تھی۔۔۔۔۔

نائلہ نے وجہ بتائی۔۔۔۔

اور آپ انکی رکھوالی کرنے گئیں تھیں کہ کہیں کوئی انکا ناشتہ چھین کر نہ لے جائے؟؟؟

سر اویس کی اس بات پر پوری کلاس ہنسنے لگی۔۔

شیٹ اپ۔۔۔۔سر نے سب کو ڈانٹ کر چپ کرایا۔۔۔

آئندہ سے آپ کلاس میں میرے آنے سے پہلے موجود ہوں۔۔۔سر اویس نے وارننگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

جی سر۔۔

سر نے ان دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔

وہ دونوں علی اور زوار کے پیچھے والے ڈیسک پر بیٹھ گئ۔۔۔

سر نے پڑھانا شروع کر دیا۔۔۔۔

زوار پیچھے مڑا۔۔۔

سنیں۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ہانیہ نے زوار کی طرف دیکھا۔۔

زوار نے ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ پر لگا کیچ اپ صاف کیا۔۔

ہانیہ جو اچانک پیچھے ہوئی تھی اسکا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

کیچ اپ صاف کر کے زوار اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔اور آگے مڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بندہ صحیح ہے ویسے اس کام کیلیے۔۔۔۔۔نائلہ نے کہا ہانیہ نے بھی شرارت بھری نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔۔پہلی نظر میں رومینس۔۔۔۔۔علی نے زوار کے کان میں چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔زوار اپنی ہنڈے دبا کر سر کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

دور بیٹھی کنزہ نے ایک عجیب سے نگاہ ہانیہ پر ڈالی۔۔

یونیورسٹی سے آنے کے بعد زوار کمرے میں بیٹھا موبائل چلا رہا تھا۔۔

اچانک اس کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی۔۔

اس نے کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا ایک مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر آئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام و علیکم دادا جان۔۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا۔۔۔۔۔کیسا ہے میرا شیر۔۔۔فان کے دوسری طرف سے آواز ابھری۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔۔۔۔اور مما کیسی ہیں۔۔۔۔

سب بلکل ٹھیک ہیں بیٹا۔۔۔۔تو بتا تمہارا کام کہاں تک پہنچا۔۔۔

کام تو آج سے شروع ہوگیا دادا جان۔۔بہت جلد اپنے انجام کو بھی پہنچ جائے گا۔۔۔زوار نے ایک معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

تجھ سے یہی امید ہے مجھے۔۔۔میں جانتا ہوں تو یہ کام ضرور کر لے گا۔۔۔

یقین رکھے دادا جان بہت جلد آپ کو خوشخبری دونگا۔۔۔

جیتا رہ میراپتر۔۔۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہونے لگی۔۔۔۔۔

اچھا دادا جان۔۔۔میں بعد میں بعد کرتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے میرا بچہ۔۔۔

زوار نے کال بند کی اور دروازہ کھولا۔۔۔۔

سامنے علی کھڑادروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

کہاں بزی ہے کب سے جو دروازہ کھٹکا رہا تھا۔۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔۔۔تو بتا پھر کیوں دماغ کھانے آگیا۔۔۔

دماغ نہیں آئسکریم کھانے آیا۔۔

میں یہاں بیٹھ کر آئسکریم نہیں بنا رہا۔۔۔

چل نا یار۔۔۔۔۔آدھے گھنٹے میں واپس آجائیں گے۔۔۔

لیکن کیا نکل۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی اسے کھینچتا ہوا لے گیا۔۔۔۔۔۔۔زوار بس احتجاج کرتا رہ گیا۔۔

ہانیہ کوارٹر میں بیٹھی بور ہورہی تھی موبائل پر گیم کھیل کھیل کر بھی تھک گئ تھی۔۔۔اس کے بابا بھی ابھی سیٹھ صاحب کی حویلی کی طرف ہوئے ہوئے تھے۔۔

ہانیہ کے بابا،نوردین،خود تو وہ ایک غریب آدمی تھے ساری زندگی غریبی میں ہی گزاری۔۔۔لیکن ہانیہ کو وہ شہر کی سب سے اچھی یونیورسٹی میں پڑھا رہے تھے۔۔۔وہ چاہتے تھے کہ ہانیہ پڑھ لکھ کر اپنے پیروں پر کھڑی ہوجائے اور جو محرومیاں انھوں نے دیکھی ہیں۔۔۔وہ انکی بیٹی کو نہ دیکھنی پڑیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ہانیہ بہت زیادہ بور ہوگئ تو اس نے نائلہ کو فون ملایا۔۔

ہیلو۔۔۔

ہاں ہیلو ہانیہ۔۔۔کیا کر رہی ہو۔۔۔؟

دوسری طرف سے نائلہ کی آواز آئی۔۔۔

بور ہو رہی ہوں۔۔۔تم کیا کر رہی ہو۔۔

میں تو آئسکریم کھانے جارہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

کس کے ساتھ۔۔

ارسلان بھائی(نائلہ کا بھائی)کے ساتھ۔۔۔

مجھے بھی لے جاؤ یار۔۔۔۔میں اکیلی بور ہو رہی ہوں۔۔۔

یار تو تھوڑی دیر پہلے بتا دیتی ارسلان بھائی کو کسی کام سے جانا تھا میں نے ضد کر کے روک لیا۔۔۔اچھا میں ارسلان بھائی کو منع کرتی ہوں ڈرائیور کے ساتھ تجھے لےنے آتی ہوں۔۔۔پھر ہم دونوں آئسکریم کھانے چلیں گے۔۔۔تم تیار رہنا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔جلدی سے آجا میں تیار ہوں۔۔

ہانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

دوسری طرف سے کال بند کی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نائلہ ڈرائیور کے ساتھ اس کو لینے کیلیے آئی۔۔۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر آئسکریم کھانے چل دیں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

زوار اور علی آئسکرئم پارلر میں پہنچ چکے تھے۔۔۔ابھی سہ دونوں وہیں کھڑے تھے کہ زوار کو ہانیہ اور نائلہ آتی دکھائی دی۔۔۔ہانیہ نے پنک کلر کا فراک پہنا ہوا وہ عموما فراک ہی پہنتی تھی۔۔۔۔زوار نے اس کو آتے دیکھا تو اس کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

علی نے زوار کو کہیں کھویا پایا تو اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا ۔۔۔۔۔ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔۔

چھید کرے گا کیا لڑکی میں۔۔۔اتنے غور سے نہ دیکھ۔۔۔

علی کی آواز پر زوار نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا کونسی لڑکی۔۔۔۔۔وہ صاف مکر گیا۔۔

دیکھ رہا ہے سب مجھے۔۔۔۔۔

تو فری نہ ہو زیادہ۔۔۔۔۔زوار نے تنگ آکر کہا۔۔۔

ہیییں۔۔۔۔کیا کہا۔۔۔میں فری نی ہوں۔۔۔۔تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔علی کو تو جیسے صدمہ لگا۔۔

بیٹا میں تیرے ساتھ فری ہو رہا ہوں یہی بڑی بات ہے۔۔۔کسی لڑکی نے تو تیرے ساتھ فری نہیں۔۔۔۔علی نے اپنے مخصوص چلبلے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا۔۔تو آئسکریم لے کر آ۔۔۔میں آتاہوں۔۔۔زوار نے ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جا بھئی جا۔۔۔۔۔میرے کہنے سے کونسا رک جائے گا۔۔۔

علی نے بلکل پھپھو ٹائپ لہجے میں کہا۔۔

زوار نے اسے ایک گھوری سے نوازا اور ہانیہ کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

ہانیہ تم یہیں بیٹھو۔۔۔میں آئسکریم لے کر آتی ہوں۔۔

نائلہ ہانیہ سے کہتی آئسکریم لینے چلی گئی۔۔۔

ہانیہ سر نیچے کیے موبائل میں لگ گئی۔۔

ہیلو میم۔۔۔زوار کی آواز پر ہانیہ نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔

زوار کو وہ پہلے یونیورسٹی میں بھی دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔آپ یہاں۔۔۔

جی میں علی کے ساتھ آیا تھا آئسکریم کھانے۔۔۔اور آپ یہاں کیسے۔۔

میں نا آئسکریم پارلر میں لنچ کرنے آئی تھی۔۔ہانیہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

زوار ایک پل کیلیے تو اسکی مسکراہٹ میں کھو سا گیا۔۔۔پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔

اوہ۔۔۔تو آپ لنچ کرنے اکیلی تشریف لائی ہیں۔۔۔

نہیں۔۔نائلہ کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔

اچھا۔۔۔دیکھ نہیں رہی وہ۔۔۔زوار نے جانتے ہوئے بھی انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

وہ آئسکریم لینے گئی ہے۔۔۔۔

اچھا۔۔ایک بات کہوں۔۔۔

زوار نے رانیہ پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔ہانیہ بھی اسکو دیکھنے لگی۔۔

تم ہستی ہوئی بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔زوار نے مسکرا کر کہا۔۔۔وہ آپ سے تم پر آگیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ تھوڑا حیران ہوکر اس کا منہ تکنے لگی۔۔اچانک اس کے دماغ میں شرارت آئی اس نے ایک دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بھی مسکراتے ہوئے بیت اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔ہانیہ نے گردن ایک طرف گرا کر ایسے کہا جیسے وہ اس کی مسکراہٹ میں کھو گئی ہو۔۔

مجھے پتا ہے۔پھر بھی آپ کا بتانے کا شکریہ۔۔۔زوار نے ہنسی دبا کر کہا

ہانیہ نے دانت اندر کیے اور برا سا منہ بنایا۔۔پھر سے چکرے پر شوخی آئی۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔میں ایسے ہی لوگوں کی تعریفیں کرتی رہتی ہوں۔۔۔سیریس مت ہونا۔۔

ہاہاہا۔۔اچھا جی۔۔۔

زوار نے قہقہ لگا کر کہا۔۔

ہاں جی۔۔۔۔۔

ہانیہ اس طرف دیکھنے لگی جہاں سے نائلہ ابھی گئی تھی۔۔۔کہاں رہ گئی یہ

زوار اسی کو دیکھے جارہا تھا۔۔۔

نائلہ آئسکریم لے رہی تھی۔۔۔علی نے نائلہ کو دیکھا تو اس طرف آگیا۔۔۔۔

نائلہ تم یہاں۔۔۔واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز۔۔۔۔اس نے بتیسی نکالتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے ایسے ظاہر کیا جیسے وہ اسکو بہت پہلے سے جانتا ہو۔۔

نائلہ نے مڑ کر الجھتی نظروں کے ساتھ اسکو دیکھا۔۔۔

آپ کون؟

نائلہ کےاسطرح پوچھنے پر پہلے تو علی نے آس پاس دیکھا کہ کہیں کسی نے اس کی بیستی دیکھ تو نہیں لی۔۔۔

پھر نائلہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

علی کہتے ہیں اسے۔۔۔۔۔۔آج کلاس میں آپ سے آگے والے بینچ پر بیٹھا

تھا۔۔۔یاد آیا۔۔علی کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بہت پرانی بات یاد دلا رہا ہو۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔نائلہ نے روکھا سا کہا اسکو علی کا یوں فرینک ہونا عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

نائلہ آئسکریم لے کر چل پڑی۔۔۔علی نے بھی ائسکریم لی اور اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

ویسے میں نے صحیح سنا تھا۔۔۔۔خوبصورت لڑکیوں کے نخرے بہت ہوتے ہیں۔۔۔

علی نے نائلہ کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔۔

ہوتے ہونگے۔۔۔مجھے کیا پتا۔۔۔نیں تو خوبصورت نہیں ہوں۔۔۔

ہاں۔۔۔تم خوبصورتی سے بھی آگے کی کوئی چیز ہو۔۔

علی نے سٹائل سے کہا۔۔۔

نائلہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسکو دیکھا۔۔۔

اس تعریف کی وجہ۔۔

تعریف کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔۔۔میں تو ایسے ہی سب کی تعریف کر کے نیکیاں کماتا رہتا ہوں۔۔۔

علی نے آئسکریم والے ہاتھ سے ہی اشارے سے کالر اوپر نیچے کیے۔۔۔

اوہ۔۔۔بڑے نیک ہیں آپ تو۔۔۔

جی جی۔۔۔ویسے آپ دونوں دوستوں کی کارستانیوں سے بخوبی واقف ہیں ہم۔۔۔۔۔۔۔نائلہ نے حیرت سے علی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اتنے میں نائلہ ٹیبل تک پہنچ گئی۔۔۔

زوار بھی وہیں پر بیٹھا تھا۔۔۔علی نے زوار کو آئسکریم دی۔۔۔علی نے نائلہ کی طرف آنکھیں دکھا کر چھیڑنے والے انداز میں علی کو دیکھا۔۔۔علی نے اسے دیکھ کر بھنویں اچکائیں۔۔۔

نائلہ نے ہانیہ کو آئسکریم دی۔۔۔آئسکریم لیتے ہوئے ہانیہ نے سوالیہ نظروں سے۔علی کی طرف دیکھا۔۔

پھر نائلہ کو دیکھ کر پوچھا۔۔

یہ کون ہیں۔۔۔؟

علی کہتے ہیں اس نمونے کو۔۔۔نائلہ نے دونوں ہاتھوں سے علی کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔

علی نے حیرت سے نائلہ کی طرف دیکھا۔۔

زوار اور ہانیہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار اور علی بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔

آئسکریم کھا کر چاروں گھر کیلیے نکل پڑے۔۔۔۔

اس سے کیا باتیں ہو رہیں تھیں۔۔۔

راستے میں نائلہ نے ہونیہ سے شرارت سے پوچھا

کس سے؟

ہانیہ نے بلکل انجان بننے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی۔۔جس نے آج نہایت ہی رومینٹیک انداز میں تمہارے خوبصورت ہونٹوں کے پاس سے کیچ اپ صاف کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائلہ نے پورا۔نقشہ بیان کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں یار۔۔۔سوچا اس کو بھی تھوڑے شوک لگائیں جائیں۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑ یار۔۔۔۔وہ پہلے سے ہمارے کارناموں سے واقف ہیں۔۔۔

کیا؟ہانیہ نے تقریبا اچھلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔پہلے نہیں بتا سکتی تھی میں نے خواہ مخواہ میں اس کھڑوس کی باتیں

سنی الٹا پیار سے بات کی اس سے۔۔۔۔۔۔

اوہ ہوو۔۔۔تو محبت کا جال پہلے پھینکا جا چکا ہے۔۔۔۔

نائلہ میرا دماغ نہ گھماؤ۔۔یہ بتاؤ۔اب کیا کروں میں۔۔۔

یار کونسی بڑی بات ہوگئی ہے تو اگنور کر اسے وہ خود ہی سمجھ جائے گا۔۔۔۔۔نائلہ نے مشورہ دیتے ہوئے کہا

ہمممم۔۔۔

ہانیہ کا گھر آچکا تھا۔۔۔ہانیہ نے نائلہ کو گڈ بائے بوولا اور گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

زوار کو چھوڑ کر علی اپنے گھر آیا۔۔۔

علی کی ماں(زکیہ) کچن میں کھڑی کام کر رہیں تھیں۔۔۔

علی کے بابا(ضیاء)برامدے میں بیٹھے شاید کوئی پرانا اخبار پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہورہا ہے لیڈیز اینڈ جینٹس۔۔۔۔۔۔۔۔علی نے گھر کے اندر آتے ہی اپنے مخصوص چلبلے انداز میں کہا

آگیا میرا بیٹا۔۔۔۔۔۔علی کے بابا نے اخبار سائیڈ پر رکھ کر پیار سے اسکو کہا علی

ان کے ساتھ جاکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

آگئی گھر کی یاد تمھیں۔۔۔علی کی ماں نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا

امی۔۔۔گھر کی یاد جائے گی تب آئے گی نا۔۔۔۔

بیگم ابھی تو آیا ہے میرا بیٹا۔۔۔تم تو پیچھے ہی پڑ گئی اس کے۔۔۔۔۔

ہاں دیکھیں نا بابا۔۔۔آپکی بیوی مجھے ہر وقت گھر سے باہر رہنے کے طعنے دیتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

علی نے مصنوعی روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

باپ بیٹے کو بگاڑتا ہے یہ تو سنا تھا۔۔۔یہاں تو بیٹا بھی باپ کو بگاڑنے میں لگا ہے۔۔۔۔۔زکیہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

بیگم ہمیں بگاڑنے میں بڑا ہاتھ تو آپکا ہے۔۔۔ضیاء صاحب نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکا۔۔۔

مطلب یہ کہ آپ بہت کیوٹ اور کیئرنگ ہیں۔۔علی نے اٹھ کر اپنی ماں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا۔۔۔زکیہ نے پیار سے اپنے بیٹے کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیئرنگ میں صرف اپنے بیٹے کیلیے ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں میں تو آپکا سوتیلا ہوں نا بیگم۔۔۔ضیاہ صاحب کی اس بات پر علی اور ضیاء صاحب دونوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔۔

زکیہ نے پیار سے اپنی چھوٹی سی فیملی کو دیکھا۔۔

ہانیہ جب گھر آئی تو اس کے بابا ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔۔ہانیہ نے تھوڑی دیر ریسٹ کیا پھر کتابیں کھول کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

تھوری دیر کے بعد اس کے بابا آئے۔۔۔انھوں نے پیار سے اپنی بیٹی کو دیکھا اور دوسرے پلنگ پر جاکر بیٹھ گئے۔۔۔۔

ہانیہ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ان کے ساتھ آبیٹھی۔۔۔

آپ آگئے بابا۔۔۔۔۔۔بہت دیر لگادی آج آپ نے

بس بیٹا۔۔۔۔سیٹھ صاحب کو آج تھوڑا زیادہ کام تھا۔۔۔۔نور دین نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

ہانیہ اٹھ کر گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھی

بابا۔۔۔میں نے کتنی دفعہ کہا ہے آپ چھوڑ دیں کام کرنا۔۔۔میں کہیں جاب ڈھونڈتی ہوں اور نہیں تو چھوٹی موٹی ٹیچر کی جاب تو مل ہی جائے گی۔۔

نہیں میرا بچہ۔۔نور دین نے پیار سے ہانیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تمہیں نوکری

کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں بس اب جلد سے جلد تمھاری شادی کر کے تمھارے فرض سے سکدوش ہونا چاہتا ہوں۔۔۔

بابا۔۔۔۔آپ چاہتے ہیں نا میں پڑھ لکھ کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجاؤں۔۔۔اور آپ کو پتا ہے میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔۔

میں اپنی بیٹی کی خواہشوں کو ایسے ادھورا تھوڑی چھوڑوں گا میں تمہاری شادی بھی ایسے انسان سے کروں گا جو تمہاری ہر خواہش پوری کرے گا

میں نہیں چاہتا بیٹا کہ میرے بعد تم در بدر کی ٹھوکریں کھاؤ۔۔۔

میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔ہانیہ نے اٹھ کر ان کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور دین اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ توہر ماں باپ چاہتا ہے کہ اسکی بیٹی کی قسمت اچھی ہوں لیکن ہانیہ کی قسمت میں کیا لکھا ہے اس کا اندازہ تو نور دین کے فرشتے بھی نہیں لگا سکتے تھے۔۔۔

کھانے کی میز پرنائلہ ،ارسلان(نائلہ کا بھائی)نازش (ارسلان کی بیوی)اور نسرین(نائلہ کی ماں)بیٹھے کھانا کھا رہے تھے،نائلہ کے باپ کا تی سال پہلے ایک

کار ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو گیا تھا ان کے جانے کے بعد گھر کی ساری زمہ داری ارسلان کے حوالے تھی اور نازش ارسلان کو اپنے اشاروں پر چلاتی تھی،

سب کھانا کھانے میں مصروف تھے

نازش نے ارسلان کی طرف دیکھ کر بات کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

نائلہ۔۔۔۔بیٹا آج کہاں گئی تھی تم۔۔۔نائلہ ارسلان سے چھوٹی تھی تو وہ اس کو بیٹا ہی کہتا تھا۔۔۔

بھائی آپ کو بتا کر تو گئی تھی ہانیہ کے ساتھ آئسکریم کھانے۔۔۔۔

ہانیہ نے سر اٹھا کر کہا

اتنی دیر تو نہیں لگتی آئسکریم کھانے میں۔۔۔۔نازش نے طزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیا کہنا چاہتی ہیں آپ بھابھی۔۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔۔۔دیکھ رہا ہے سب۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نائلہ کچھ کہتی ارسلان بول پڑا۔۔۔۔

ہم بس اتنا کہنا چاہ رہے ہیں بیٹا کہ آپ ایسے گھر سے باہر نہ جایا کرو۔۔۔

بھائی آپ شک کر رہے ہیں مجھ پر۔۔۔۔۔نائلہ نے صدمے سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس کرو تم لوگ۔۔۔۔۔ابھی اسکی ماں زندہ ہے۔۔اور میں جانتی ہوں اپنی بیٹی کو۔۔۔۔۔میری بیٹی کوئی غلط کام نہیں کر سکتی۔۔

لو جی ہمایتی بھی آگئے میدان میں۔۔۔۔ہمیں تو حق ہی نہیں ہے کچھ کہنے کا۔۔۔۔نازش نے جل کر کہا اور کہتے ساتھ ہی غصے سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔ارسلان بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

نائلہ نے اپنی ماں کو دیکھااور روتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔۔

نسرین کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے کیسے ان کا ہستا بستا گھر ان کے شوہر کے جانے کے بعد بکھر رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار یونیورسٹی کیلیے تیار کھڑا تھا۔۔۔شیشے کے سامنے کھڑا خود کو آخری نظر دیکھ رہا تھا کہ اسکا موبائل بجنے لگا۔۔۔

سکرین کو دیکھ کر وہ مسکرایا اور کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔۔۔

اسلام و علیکم ماما۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔کیسا ہے میرا بیٹا؟

میں ٹھیک۔۔۔آپ بتائیں کیسے طبیعت ہے آپکی۔۔۔

اپنے بیٹے کے بغیر کیسا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔تم تو جاکر مجھے بھول ہی گئے ہو۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے ماما۔۔۔میں بھلا بھول سکتا ہوں آپکو۔۔۔

تو ایک دفعہ ملنے آجا اپنی ماں کو۔۔۔کب سے تمہیں دیکھا بھی نہیں۔۔۔

ماما۔۔۔ابھی تو پڑھائی کا بُرڈن ہے۔۔۔میں کچھ دنوں میں آنے کی کوشش کروں گا۔۔

پتا ہے مجھے کیا پڑھائی کرتا ہے تو وہاں۔۔۔

زوار ہلکا سا ہنس پڑا۔۔۔۔

اچھا ماما میں یونیورسٹی کیلیے نکل رہا ہوں۔۔۔بعد میں کرتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔زوار نے گھر سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ حافظ بیٹا۔۔۔۔

زوار نے کال کٹ کی اور یونیورسٹی کی طرف لے گیا۔۔۔

ہانیہ اور نائلہ حسب معمول صبح صبح کینٹین میں بیٹھی تھی۔۔۔

یار ہانیہ تو ناشتہ کر کے کیوں نہیں آتی۔۔۔۔تیرے اس ناشتے کی وجہ سے کل بھی ڈانٹ پڑی تھی۔۔

یار بابا صبح صبح نکل جاتے ہیں۔۔۔اور۔۔جھے اکیلا سیٹھ کی حویلی جانا اچھا نہیں

لگتا۔۔اور ویسے بھی ناشتہ کرانے کیلیے تو ہے نا میرے پاس۔۔۔۔

ہانیہ نے نائلہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔نائلہ نے بے زاری سے ہانیہ کو دیکھا
۔

اچھا جلدی ٹھونس اب۔۔نکیں تو پھر ڈانٹ پڑے گی۔۔

ہاں ہاں بس کھا لیا۔۔چلو

ہانیہ نے آخری بائیٹ منھ میں رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا

چلو۔۔۔نائلہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

دونوں کا رخ اب کلاس روم کی طرف تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار کلاس کے اندر آیا۔۔۔اپنی سیٹ پر بیگ رکھا۔۔۔اس کی نظریں اب کسی کو ڈھونڈ رہیں تھی۔۔۔

اتنے میں کنزہ اس کے پاس آئی۔۔۔کنزہ کی آواز پر اس نے اس کی طرف دیکھا۔۔

تم گھر کب جارہے ہوں۔۔

کچھ دنوں تک۔۔۔کیوں

وہ مجھے بھی جانا تھا۔۔۔مجھے بھی پھر ساتھ لیتے جانا۔۔

کنزہ زوار کے دادا کے دوست کی پوتی تھی دونوں کا گھر بھی ایک ہی شہر میں تھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔جب جانا ہوگا ہوگا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔۔

یہ کہ کر زوار اسکو اگنور کرتا کلاس سے باہر چلا گیا۔۔۔کنزہ نے قدرے غصے سے اسکی پیٹھ کو دیکھا۔۔۔

ⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥⓥ

ہانیہ اور نائلہ ابھی کلاس کی طرف ہی جارہی تھی کہ پیچھے سے علی کی آواز آئی۔۔۔

کیسی ہو لیڈیز؟؟

دونوں نے رکے بغیر علی کی طرف دیکھا۔علی بھی انکے ساتھ چل پڑا۔۔۔

ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔ہانیہ نے کہا

میں بھی ٹھیک۔۔۔۔اور آپ کیسی ہیں۔۔۔علی نے نائلہ سے پوچھا۔۔

نائلہ وہیں رک کر اس کے چہرے کے زاویوں کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اہمم اہمم۔۔آپ لوگ بات کریں میں چلتی ہوں۔۔۔

ہانیہ نائلہ کو شرارت سے دیکھتی ہوئی وہاں سے چل پڑی۔۔۔

اب تو بتا دیں۔۔۔

کیا

اپنا حال؟؟

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے؟؟

نائلہ نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

ہمارا حال نہیں پوچھی گیں۔۔۔

ٹھیک ہی لگ رہا ہے۔۔۔

ہائےےےےے۔۔۔آپ کو دیکھ کر کس کمبخت کا حال ٹھیک رہے گا۔۔۔علی نے دل پر ہاتھ رکھ کر بڑے ہی رومانٹک انداز میں کہا۔۔۔

نائلہ نے عجیب سی نظروں سے علی کی طرف دیکھا۔۔

ایسی باتیں کیوں کرتے ہو؟؟

لو۔۔۔تمھیں ابھی تک سمجھ نکیں آئی؟؟

نہیں۔۔۔تم بتادو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑو۔۔۔۔ایک دن تمھیں خود ہی پتا چل جائے گا۔۔۔۔

علی نے سیریس لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔نائلہ نے کہا۔۔۔

وہ دونوں کلاس کی طرف چل دیے

دوسری طرف زوار جب کلاس سے باہر آیا تو اس کو ہانیہ سامنے سے آتی دکھائی دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی طرف چلا گیا۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟؟زوار نے ہانیہ کے سامنے آکر پوچھا۔ہانیہ رک گئی پھر اس کو کل والی بات یاد آگئی اس نے تو زوار کو اگنور کرنا تھا۔۔

کلاس میں۔۔۔یہ کہ کر ہانیہ سائیڈ سے ہوتی کلاس روم میں چلی گئی۔۔۔

زوار نے حیرانی سے اس کو جاتے دیکھا۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔۔

کلاس میں جاکر ہانیہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔زوار بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔

مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو؟؟

میں کیوں اگنور کروں گی آپ کو۔۔۔آپ کیا لگتے ہیں میرے؟؟یہ کہ کر ہانیہ اپنی کتابوں کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔۔

زوار نے حیرانی سے ہانیہ کے بدلے ہوئے تیور دیکھے اس کو عجیب سی کوفت ہوئی۔۔

اچانک۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ پر ہاتھ پر رکھ دیا۔

ہانیہ نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟؟

ہانیہ خاموش رہی۔۔۔

پلیز نہ مت کرنا۔۔۔زوار نے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔

ہانیہ نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر رکھے زوار کے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔پر اس کی طرف دیکھا۔۔

اوکے۔۔۔

تھینک یو سو مچ ہانیہ۔۔۔

ہانیہ نے پھیکا سا مسکرا کر اس کو دیکھا۔۔۔

میں نائلہ کو دیکھتی ہوں۔۔ہانیہ نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔پھر

اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زوار کے چہرے۔پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

اپنے مقصد کا پہلا پڑاؤ اس نے پار کر لیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کلاس شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔ہانیہ اور نائلہ بھی آج ٹائم پر کلاس میں آگئی تھی۔۔۔زوار اور علی ہانیہ اور نائلہ سے پچھلے والے بینچ پر بیٹھے تھے۔۔۔

سر اویس کا لیکچر جاری تھا۔۔زوار مسلسل ہانیہ کو دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔ہانیہ اسکی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتی بار بار مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتی پھر جھٹ سے آگے منہ کر لیتی۔۔۔

علی بلکل سیریس بیٹھا اور نائلہ کو اسکا یہ سیریس موڈ ہضم نہیں ہورہا تھا اس نے ایک دو بار ہلکی آواز میں علی کو بلایا لیکن علی نے ان سنی کردی۔۔۔

نائلہ نے دکھی نظروں سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے یار۔۔۔

کیا ہوا۔۔میں تو نہیں دیکھ رہی تھی اسکو۔۔۔

ہانیہ نے گھبراہٹ سے کہا۔۔

کس کو نہیں دیکھ رہی۔۔نائلہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔

کسی کو بھی نہیں۔۔

ہانیہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ادھر منہ کر۔۔۔بتاؤ مجھے

نائلہ نے اسکا منہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔

وہ زوار کو۔۔

ہیں ہیں میں۔۔۔ہانیہ تم سیریس ہوگئی کسی کے ساتھ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں یار۔۔تو اور غلط مطلب لے۔۔

ہانیہ نے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

ہاں تو پھر اور کیا بات ہے؟

فرینڈ شپ کی آفر کی تھی اس نے۔۔۔میں نے ایکسیپٹ کرلی۔۔۔

ہائے۔۔یہ زمانہ آگیاہے۔۔فرینڈ شپز ایکسپٹ ہورہیں کیں اور دوست کو خبر تک نہیں۔۔۔۔

نائلہ نے ہانیہ کوبازو پر چونٹی کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانیہ نے اپنا بازو مسلا

بتانے والی تھی تجھے۔۔۔ظالم عورت۔۔

کیپ سائلنس۔۔۔سر کی آواز پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور سر کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

چھٹی کے وقت جاتے ہوئے ہانیہ نے نائلہ کو اپنے گھر آنے کا کہا

نائلہ تم آج میرے گھر آجانا۔۔۔میں اکیلی بہت بور ہوتی رہتی ہوں۔۔

ہمم۔۔۔گھر والوں کو کیا کہوں۔۔

پڑھائی کا بہانہ کر دینا نا۔۔۔جیسے ہمیشہ کرتی ہو۔۔ہانیہ نے ہنس کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔

پھر وہ دونوں نائلہ کی کار تک پہنچ گئیں۔۔نائلہ نے ہانیہ کو اسکے گھر چھوڑا اور اپنے گھر کی طرف چل دی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کیا بات ہے۔۔۔آج ہمارا بیٹا تو غالب بنا بیٹھا ہے۔۔

علی کے بابا نے اسکو مخاطب کیا۔۔علی جو سامنے کتاب کھولے منہ میں پین دبائے خیالوں کی دنیا میں گم تھا۔ضیاء صاحب کی آواز پر چونک کر انکی طرف دیکھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے بابا۔۔۔آپ بتائیں آج میرے غریب خانے میں کیسے۔۔۔علی نے انگلی گھما کر اپنے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

برخوردار۔۔۔۔یہ ہماری سلطنت ہے ہم جب چاہے جہاں چلے گئے۔۔۔ضیاء صاحب نے بادشاہی لہجے میں کہا۔۔۔

جی بادشاہ سلامت۔۔خوش آمدید ہے آپکا۔۔علی نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ماتھا ان پر ٹکا کر کہا۔۔

ضیاء صاحب ہنس دیے۔۔

اچھا چلو اب بتاؤ۔کیا بات ہے۔۔

ضیاء صاحب نے قدرے سیریس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں بابا۔۔

اب تم اپنے بابا سے چھپاؤ گے۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔ابھی تو مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔

لگتا ہے عشق ہو گیا ہے ہمارے بیٹے کو۔۔۔۔کون ہے وہ۔۔۔۔ضیاء صاحب نے رازداری سے پوچھا۔۔

بابا۔۔۔آپ بھی نا۔۔۔۔پھر وہ دونوں ہنسنے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا تیار ہو گیا۔۔آجائیں۔۔

زکیہ بیگم کی آواز پر دونوں اٹھے اور کھانا کھانے چل دیے۔۔

اوکے ماما۔۔۔

نائلہ نے ہاتھ میں کچھ بکس اور بیگ کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔۔

کدھر جا رہی ہو بیٹا۔۔نسرین نے پوچھا۔۔۔

ہانیہ کے گھر جارہی ہوں ماما۔۔پڑھنے کیلیۓ۔۔۔

نائلہ نے باہر جاتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں نہیں جاؤگی تم۔۔۔ارسلان کی آواز پر نائلہ اور نسرین نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

کیوں بھائی۔۔۔

بس کہا نا نہیں جاؤگی۔۔۔پڑھائی گھر میں بھی ہو سکتی ہے۔۔۔شریف گھروں کی لڑکیاں ایسے باہر نہیں گھومتی پھرتیں۔۔۔

نازش بھی ارسلان کے پیچھے شیطانی مسکراہٹ لیے کھڑی تھی۔۔۔

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا ارسلان۔۔۔اسکی ماں ابھی زندہ ہے۔۔میں کر

سکتی ہوں اس کے فیصلے۔۔

مجھ سے پوچھ کر جا رہی ہے تو تم کون ہوتے ہو روکنے والے۔۔

جاؤ بیٹا۔۔نسرین نے ارسلان کو چپ کراتے نائلہ کو جانے کیے کہا۔۔نائلہ ایک نظر بھابھی کو دیکھ کر باہر چلی گئ۔۔۔

ارسلان غصے سے کمرے میں آگیا نازش بھی اسکے پیچھے چلی آئی۔۔۔

دیکھ لیا آپ نے کتنی سنی جاتی ہے آپکی اس گھر میں۔۔

اب پلیز تم مزید غصہ مت دلاؤ۔۔۔

لو جی۔۔جوان جہان لڑکی گھر سے باہر گھوم رہی ہے اس پر کسی کو غصہ نہیں آتا میری باتیں ہی سب کو کھلتی ہیں۔۔۔۔

پڑھائی کے بہانے پتا نہیں کیا رنگ رلیاں مناتی پھرتی ہے۔۔۔

تم نہیں بخشو گی۔۔۔ارسلان غصے سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

یار پتا ہے۔۔۔بھائی نے اتنا تماشہ بنایا مجھے آنے ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔نائلہ نے ہانیہ سے کہا۔۔

کیوں۔۔

بھابھی نے جو کان بھر رکھے ہیں بھائی کے۔۔۔ہم تو دکھتے ہی نہیں ان کو۔۔

خیر چھوڑ یار۔۔۔اللہ پوچھے گا انکو۔۔ہانیہ نے نائلہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔تم یہ بتاؤ تم اتنی جلدی سیریس کیسے ہوگئی۔۔۔

کس کے ساتھ۔۔۔ہانیہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

زوار کے ساتھ۔۔

میں کوئی سیریس ویریس نہیں ہوئی۔۔۔۔بس دوستی کی ہے۔۔

اچھا جی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ویسے بھی وہ کسی کے ساتھ سیریس ہونے والا نہیں لگتا۔۔۔

صحیح کہا۔۔۔مجھے تو دونوں دوست ہی ایسے لگتے ہیں۔۔۔

ہانیہ نے معنی خیز انداز میں نائلہ کی طرف دیکھا۔

کیا مطلب دونوں دوست۔۔۔۔۔تم علی کی بات کر رہی ہو۔۔

نہیں یار۔۔۔میں نے ایسے ہی بول دیا۔۔۔۔

ایسے ہی نہیں نا بتا کیا بات ہوئی ہے۔۔۔

کوئی نہیں یار۔۔۔اچانک سے سیریس رہنے لگ گیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووووو۔۔۔۔تو تجھے اسکے سیریس ہونے کی فکر ہونے لگی ہے۔۔۔

نہیں یار۔۔بس

مان جا تجھے اس سے پیار ہو گیا ہے۔۔

ہانیہ یار۔۔۔

ہیئےےے۔۔۔۔نائلہ کو پیار ہوگیا

ہانیہ پلنگ پر کھڑی ہوکر ناچنے لگی۔۔۔

ہانیہ ڈیش۔۔

نائلہ نے پاس پڑا تکیہ اس کو مار دیا۔۔پھر خود ہی ہسنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن یونیورسٹی میں سر اویس کا لیکچر چل رہا تھا۔۔۔

تو آپ لوگوں کیلیے یہ کل کی اسائمنٹ ہے اناٹمی کے ٹوپک پر۔۔۔یو آل گوٹ اٹ۔۔۔۔سر اویس نے پوری کلاس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

یس سر۔۔۔پوری کلاس نے کہا۔۔

سر اویس سب کو ایک نظر دیکھتے کلاس سے باہر چلے گئے۔۔۔

چلو نائلہ کچھ کھانے چلتے ہیں۔۔ہانیہ نے نائلہ کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔یار تو جا

میں نہیں آ رہی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔پھر اس نے ایک نظر علی کو دیکھا۔۔۔

اوو۔۔۔چلو تم بیٹھو میں کچھ کھا کر آتی ہوں۔۔ہانیہ یہ کہتی باہر کی طرف چل دی۔۔۔۔

نائلہ نے پیچھے مڑ کر علی کی طرف دیکھا۔۔۔

تم اتنے سیریس کیوں ہورہے ہو؟؟

میں تو نہیں ہوتا سیریس۔۔۔علی نے بے دھیانی سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر منہ کیوں پھلایا ہوا ہے۔۔۔

کیوں میرا منہ پھلا ہوا لگ رہا ہے کیا۔۔۔علی نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر کہا جیسے چیک کر رہا ہو۔۔۔نائلی ہنس پڑی وہ پھر سے وہی علی بن گیا تھا۔۔۔۔

علی اور نائلہ کو باتوں میں مصروف دیکھ کر زوار آہستہ سے اٹھا ہانیہ کے بیگ سے زولوجی کی بک نکالی اور اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈال کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کینٹین سے واپس کلاس میں آئی۔۔۔۔

یار نائلہ تجھے سر کی سمجھ آئی۔۔انھوں نے کس ٹاپک کی اسائنمنٹ کہی تھی۔۔

ہاں کیوں۔۔۔

مجھے تو نہیں سمجھ آیا۔۔۔مجھے نشان لگادے پلیز۔۔۔

کانیہ بیگ سے بک نکالنے کیلیئے جھکی۔۔پریشانی سے اس نے نائلہ کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا ہوا؟

بک نہیں مل رہی۔۔۔

کیا؟؟یہیں دیکھو پڑی ہو گی۔۔۔

نہیں پڑی۔۔۔

کیا ہوا؟زوار نے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

وہ ہانیہ کی بک نہیں مل رہی۔۔۔

نائلہ نے بتایا۔۔

اب میں اسائمنٹ کیسے بناؤں گی؟۔۔۔۔

اف یو ڈونٹ مائنڈ۔۔۔آپا اپنا نمبر دی دیں مجھے۔۔۔میں آپکو اسائمنٹ سینڈ کردوں گا۔۔۔۔

ہانیہ نے نائلہ کی طرف دیکھا۔۔۔نائلہ نے ہنسی چھپائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے۔۔۔ہانیہ نے جھجکتے ہوئے کہا اورا س کو اپنا نمبر بتانے لگی۔۔۔

دوسرے سر کا لیکچر سٹارٹ ہو چکا تھا۔۔۔سب لیکچر سن رہے تھے۔۔۔۔زوار نے سب کو مصروف پا کر خاموشی سے ہانیہ کی بک اس کے بیگ میں ڈال دی۔۔

ایک شیطانی مسکراہٹ اسکے چہرے پر آئی۔۔

چھٹی کے وقت ہانیہ او نائلہ دونوں باہر کھڑی نائلہ کے ڈرائیور کا انتظار کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار اور علی نے انکو دیکھا تو انکی طرف آ گئے۔۔۔

ہیلو لیڈیز۔۔۔یہاں کھڑی پک کیوں رہی ہیں۔۔۔۔۔۔علی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا

وہ ڈرائیور نہیں آرہا پتانہیں کہاں رہ گیا۔۔۔۔نائلہ نے وجہ بتائی۔۔

نائلہ کا تو ڈرائیور آجائیگا آپ چاہیں تو میرے ساتھ آجائیں۔۔۔میں ڈراپ کردوں گا آپ کو۔۔۔

زوار نے ہانیہ کو آفر کی۔۔۔۔

ہانیہ نے نائلہ کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں چلی جاؤ۔۔۔فضول میں یہاں کھڑی ہو۔۔

اور تم۔۔۔

ڈرائیور آئیگا تو میں بھی چلی جاؤں گی۔۔۔نائلہ نے ہانیہ کو تسلی دی

ہانیہ خود بھی وہاں کھڑی کھڑی تنگ آگئی۔۔۔سو زوار لے ساتھ جانے پر راضی ہوگئی۔۔

چلیے اس نے زوار کو دیکھ کر چلتے ہوئے کہا۔۔زوار بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

گاڑی تک پہنچ کر زوار ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ہانیہ پچھلی سیٹ پر بیٹھنے لگی تو زوار نے کار کے شیشے میں سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمہارا ڈرائیور تھوڑی ہوں۔۔۔آگے آکر بیٹھو۔۔۔

ہانیہ کو تھوڑی شرمندگی ہوئی۔۔۔

ایک تو وہ مجھے ساتھ لے کر جارہا ہے اوپر سے میں نخرے کر رہی ہوں۔۔

ہانیہ دل ہی دل میں خود کو کوستے فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

گڈ۔۔۔اب مجھے راستہ بتاتی جانا۔۔

اوکے۔۔۔اس کے کہتے ساتھ ہی زوار نے گاڑی سٹارٹ کردی۔۔

نائلہ اور علی ابھی وہیں کھڑے تھے۔۔

تم نے گھر نہیں جانا۔۔۔نائلہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جانا ہے۔۔۔جب تمھارا ڈرائیور آجائے گا اس کے بعد چلا جاؤں گا۔۔۔

نائلہ نے پیار سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔وہ شخص اسکا کچھ نہ ہوکر بھی اس کی حفاظت کر رہا تھا۔۔۔

ویسے آج تم نے دیکھا۔۔ہانیہ نے زوار کو نمبر دے کر کتنی نیکی کا کام کیا۔۔۔تمہیں بھی ایسی نیکی کرکے ثواب کمانا چاہیے۔۔۔علی نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

نائلہ کے چہرے کے تیور بدلے۔۔۔

میں ایسے ثواب نہیں کماتی۔۔۔

مجھے پتا تھا تم بہت گناہگار ہو۔۔۔اس لیے میں نے یہ نیکی خود ہی کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

علی نے نائلہ کی طرف دیکھے بغیر شرارتی لہجے میں کہا اور ایک پرچی اس کی طرف دیکھا۔۔۔

نائلہ نے علی کو گھورتے ہوئے وہ پرچی لے لی۔۔۔

اتنے میں نائلہ کا ڈرائیور آگیا۔۔۔

جاؤ۔۔۔آگیا تمھارا ڈرائیور۔۔نائلہ کو کہتا علی اپنی کار کی طرف آیا۔۔

نائلہ بھی اس کو دیکھتی اپنے کار کی طرف چل دی۔۔

زوار نے گاڑی ہانیہ کے گھر کے سامنے روکی۔۔۔۔

ہانیہ تھینکس کہتی گاڑی سے نکل کر گھر کی طرف چل دی۔۔۔۔

زوار نے ایک نظر اس کے گھر کو دیکھا اور پھر گاڑی چلا دی۔۔۔۔

گھر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے اپنے دادا کو کال کی۔۔۔

دو رینگز کے بعد کال پک کی گئی۔۔۔

السلام و علیکم داداجان۔۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا۔۔

خوشخبری دینی تھی آپ کو۔۔۔آج اس کا گھر بھی دیکھ لیا میں نے۔۔۔

ہاہا۔۔۔دوسری طرف سے قہقہہ بلند ہوا۔۔

شاباش میرے بچے۔۔۔اب بس تم نے ان لوگوں کو ان کے انجام تک پہچانا

ہے۔۔۔جن کی وجہ سے تم ساری عمر یتیم رہے۔۔

زوار کو اس بات پر بہت غصہ آیا ضبط سے اسکی آنکھیں لال ہوگئیں۔۔۔۔

آپ فکر ہی مت کریں دادا جان۔۔۔اپنے کیے کی سزا تو ان لوگوں کو بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔یہ کہ کر زوار نے کال بند کردی۔۔۔اور صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔۔۔آنکھیں ہنوز لال تھیں۔۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔۔نائلہ اپنے روم میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔پھر اچانک سے وہ اٹھی اور وہ پرچی اٹھا لائی جو علی نے اسکو دی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے تو نمبر کو دیکھتی رہی پھر

ایک میسج ٹائپ کیا۔۔۔۔۔لیکن پھر مٹا دیا۔۔۔

نہیں نہیں نائلہ۔۔۔۔۔وہ کیا سوچے گا میں اس پر مری جارہی ہوں۔۔۔

نہیں میں نہیں کرعں گی میسج۔۔

دل میں سوچتے نائلہ نے فون رکھ دیا۔۔

ایک منٹ پھر فون اٹھا لیا۔۔۔

کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ایک دفعہ ٹرائے تو کرلوں۔۔

نائلہ نے ایک میسج ٹائپ کیا اور بھیج دیا۔۔

ہائے۔۔

کون۔۔۔۔دوسری طرف سے فورا جواب آیا۔۔

نائلہ۔۔۔۔نائلہ نے اپنا نام لکھ کر سینڈ کر دیا۔۔۔

اوہ ہ ہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔نائلہ میڈم ہیں۔۔۔

جی۔۔۔

کیا حال ہیں۔۔۔علی اس سے ایسے پوچھ رہا تھا جیسے کبھی ملا ہی نہ ہو۔۔۔۔

مجھے میسج کرنے کا خیال کیسے آگیا۔۔۔۔۔علی نے ایک اور سوال کر ڈالا۔۔۔

نائلہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا جواب دے۔۔۔۔

وہ۔۔میں نے تو ایسے ہی کردیا۔۔۔۔

بور ہو رہی تھی نا تو سوچا بوریت دور کرلوں۔۔۔۔دماغ میں جواب آتے ہی نائلہ نے فٹ سے کہا۔۔۔۔۔

اچھا تو میں بوریت بھگانے والی مشین ہوں۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ایسا کب بولا۔۔۔

صحیح بتائیں۔۔۔بوریت بھگانی تھی یا۔۔۔۔۔۔۔میری طرح تمھیں بھی وہ فیل

ہوتا ہے۔۔

وہ کیا۔۔۔۔۔نائلہ نے قدرے مسکراتے ہوئے میسج سینڈ کیا۔۔

اب اتنی بھی بچی نہیں ہو۔۔۔سب سمجھتی ہو تم۔۔۔۔

میں کچھ نہیں سمجھتی اچھا۔۔۔مسکراہٹ ابھی بھی چہرے پر تھی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔

جی۔۔۔

اچھا مجھے تھوڑا کام ہے۔۔۔۔۔۔میں تھوڑی دیر میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔

علی کا یہ میسج پڑھ کر نائلہ کی ہنسی غائب ہوگئی۔۔۔

اوکے۔۔۔اس نے بس روکھا سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔علی کا پھر کوئی جواب نہ آیا۔۔۔۔۔۔نائلہ اور زیادہ تپ گئی۔۔۔۔۔

دوسری طرف علی اپنی موبائل کی سکرین کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

تھوڑا تو آپ بھی تڑپیں میڈم۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔اور فون ساتھ رکھ کر لیٹ گیا

ہانیہ اپنے پلنگ پر بیٹھی بابا کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں موبائل پر کسی کا میسج آیا۔۔۔

ہیلو ہانیہ۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے پہلے تو حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔۔۔پھر میسج ٹائپ کیا۔۔۔

آپ کون؟

میں زوار۔۔۔بھول گئی کیا

ہانیہ کو یاد آیا۔۔۔۔۔۔

جی جی۔۔۔یاد ہیں آپ مجھے۔۔۔۔۔۔

کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔۔۔

ہانیہ کے اس سوال پر زوار نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔۔اور دل میں سوچا کتنی بھلکڑ لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اسائمنٹ دینی تھی نا آپ کو۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔وہ تو میں نے بنا لی۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔۔زوار نے بلکل انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ میری بک نا ڈیسک پر پڑھی تھی۔۔۔پتانہیں پہلے کیوں نہیں دیکھی مجھے۔۔۔۔۔

ہانیہ کے اس میسج پر زوار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔اسے پتا نہیں کیوں اسوقت ہانیہ بہت معصوم لگی تھی۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد زوار کو سمجھ نہ آیا کیا کیے۔۔۔وءسے بھی ہمم تو ہر بات کے آگے فل سٹاپ ہوتا ہے۔۔۔۔

کچھ سوچ کر زوار نے میسج کیا۔۔۔۔۔۔

میں بور ہو رہا ہوں۔۔۔اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا ہم تھوڑی دیر کال پر بات کر سکتے ہیں۔۔

ہانیہ پہلے تو الجھن میں پڑھ گئی۔۔۔پھر میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

کرلیں۔۔۔میرے بھی بابا گھر پر نہیں ہیں۔۔۔۔

اس کے بابا کا سن جر زوار کے چہرے پر ناگواری آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اس نے اس کو ضبط کرتے ہوئے کال کی۔۔۔

دوسری طرف سے کال پک کی گئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی تم۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔زوار سوچنے لگا کہ اب آگے کیا کہے۔۔۔۔۔اسے بھی ایسے لڑکیوں سے بات کرنے کوئی تجربہ نہیں تھا۔۔۔

ایک بات کہوں ہانیہ۔۔۔۔۔۔کچھ سوچ کر اس نے کہا۔۔

جی۔۔۔۔۔۔

میں ابھی بھی آپ کی اسی ہنسی میں اٹکا ہوں۔۔۔۔

ہانیہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔

مطلب میرا دل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کو ہر وقت ہنستا ہوا دیکھوں۔۔۔۔

ہانیہ مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔

ہانجی۔۔۔۔۔کوئی شک ہے آپ کو۔۔۔۔

نہیں ایسا کب کہا میں نے۔۔۔

شک کرنا بھی نہیں میرے پیار پر۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔زوار نے جلدی جلدی کہا۔۔۔

آپ بتائیں اسائمنٹ میں کوئی ہیلپ تو نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔۔

زوار نے ایک دم سے شریف بنتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ہانیہ نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔۔۔

نور دین کوارٹر میں داخل ہوا۔۔۔

اوکے بابا آگئے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔

ہانیہ نے جواب سنے بغیر کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زوار نے غصے سے موبائل سکرین کو دیکھا۔۔۔۔

اگلے دن یونیورسٹی میں نائلہ تو علی سے چھپتی پھر رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ اور نائلہ حسب معمول کینٹین میں بیٹھی تھیں۔۔۔۔علی کینٹین کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

نائلہ نے اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا۔۔۔

ہانیہ نے پہلے نائلہ کو دیکھا پھر علی کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا ہوا تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے ک یا۔۔

میری تو نہیں ہوئی اس کی ہوئی ہو شاید۔۔۔۔۔علی نے جواب دیتے ہوئے ہانیہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اووکے۔۔۔۔ہانیہ نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔

تم لوگ بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔ہانیہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار کدھر جارہی ہو؟؟

نائلہ نے ہاتھ پکڑ کر اس کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آرہی ہوں بس۔۔۔تو بیٹھ یہیں پر۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا اور باہر نکل گئی۔۔۔

نائلہ نے علی کی طرف دیکھا اور پھر منہ پھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔

بھاگ کیوں رہی ہو مجھ سے۔۔۔۔

علی نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں کیوں بھاگنے لگی تم سے۔۔۔۔

تو پھر منہ پھیر کر کیوں بیٹھی ہو۔۔۔

ایسے ہی۔۔۔۔۔۔

میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ نے علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

نائلہ۔۔۔علی نے بات شروع کرتے ہوئے نائلہ کا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

نائلہ کا تو منہ کھلا رہ گیا۔۔۔۔

مجھے پتا ہے تم میری کل کی باتوں سے کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔میں بھی کل۔سے وہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔کل سے صرف اسی بات کا ڈر لگ رہا ہے کی کہیں تم مجھے چھچھورا نہ سمجھو۔۔۔۔

نائلہ غور سے علی کی طرف دیکھ رہی تھی

علی نے ایک سانس لی اور پھر بات شروع کی۔۔۔۔

نائلہ۔۔۔۔۔۔۔تم سے پہلے آج تک میں نے کسی لڑکی کو اپنا نمبر نہیں دیا۔۔۔یقین کرو کبھی کسی لڑکی کو غلط نظر سے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔۔لیکن تمہیں دیکھ کر میرا دل بغاوت پر اتر آیا۔۔۔

نائلہ اب سانس روکے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آئی لو یو نائلہ۔۔

ساتھ ہی ایک گھٹنا زمین پر ٹکا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور جیب سے ایک ڈبی نکال کر اس کے سامنے کی۔۔۔۔۔

نائلہ کھڑی ہو کر اس کو دیکھنے لگی پھر اس کے ہاتھ سے ڈبی لے لی۔۔۔۔۔۔

علی سیدھا ہو کر کھڑاہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ نے ڈبی کھولی۔۔۔۔۔۔۔اس میں ایک بہت ہی خوبصورت انگھوٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

نائلہ نے پیار سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت خوبصورت ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تم سے کم۔۔۔۔۔۔علی نے پیار سے کہا۔۔۔

جواب نہیں دیا تم نے۔۔۔۔۔علی نے نائلہ سے کہا۔۔۔

نائلہ نے اسکو غور سے دیکھا پھر بولی۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔۔۔علی نے دل پر ہاتھ رکھ کر ایکٹنگ کی۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ مسکرا دی۔۔۔۔

اتنے میں کینٹین میں کوئی داخل ہوا۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کینٹین سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

ہانیہ جو علی اور نائلہ کو اکیلا چھوڑ کر آئی تھی،وہاں سے آکر کلاس روم میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

زوار تو اسی تاڑ میں تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھا اور ہانیہ کے ساتھ جاکر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ہانیہ نے اس کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں ہانیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے بڑے گھر میں تم اور تمہارے بابا اکیلے رہتے ہو؟۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے عجیب سی نظروں سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔اب تو ہم دوست ہیں اور دوستوں سے توہر بات شیئر کی جاتی ہے

نا۔۔۔۔۔زوار نے منانے والے انداز میں کہا۔۔۔

زوار۔۔۔۔۔۔وہ ہمارا گھر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے بابا اس گھر میں کام کرتے ہیں بس۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اس کے آگے کچھ نہ کہا۔۔۔اس کے چہرے پر اداسی چھاگئی۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز اداس نہ ہوں میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔

اتنے میں علی اور نائلہ کلاس کے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔

دونوں بہت خوش لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

زوار اٹھ کر اپنی سیٹ پر چلا گیا علی بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ ہانیہ کے ساتھ جاکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اتنا شرماکیوں رہی ہو۔۔۔۔کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔ہانیہ نے نائلہ کا چہرہ بلش کرتے ہوئے دیکھا توپوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ شرمانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اب شرماتی رہو گی یا کچھ بتاؤگی۔۔۔۔

اس نے پرپوز۔۔۔کردیا مجھے۔۔نائلہ نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

....ہیں ں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر تم نے کیا کہا

میں نے ہاں کردی۔۔۔۔نائلہ کا کہنا تھا کہ ہانیہ اچھلنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہائے میری دوست کو فائینلی لو ہوگیا۔۔۔ہانیہ آہستہ بولو۔۔۔اس کے کہنے پر ہانیہ آرام سے بیٹھ گئیں لیکن نظریں ابھی بھی نائلہ پر تھیں۔۔۔۔

دوسری طرف زوار کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار تجھ میں اتنی ہمت آکیسے گئ۔۔۔۔

بس کیا کہوں۔۔۔تجھے پتا تو ہے تمہارا دوست کتنا بہادر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی نے فرضی کالر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ تو پتا ہے۔۔۔زوار نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں سر کلاس میں آئے اور سب انکی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔

بالاج صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔۔اتنے میں انکی فون کی گھنٹی بجی۔۔۔

موبائل پر وجاہت علی(کنزہ کے دادا)کا نمبر دیکھ جر مسکائے اور کال پک کی۔۔۔

کیسے ہو وجاہت۔۔۔۔۔

ٹھیک تم سناؤ۔۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد کچھ رسمی باتیں ہوئی۔۔۔۔۔

بالاج آج میں نے تم سے کچھ مانگنے کیے فون کیا۔۔۔

حکم کرو وجاہت۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے بات بتائی گئی۔۔۔۔۔۔

بالاج کے چہرے ہر مسکراہٹ آئی۔۔۔

تم فکر ہی نہ کرو۔۔۔کنزہ اب ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔

مجھے پتا تھا میرا دوست مجھے نا امید نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

اس کے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں۔۔۔اور پھر کال بند کردی گئی۔۔۔۔۔

نائلہ جب سے یونیورسٹی سے آئی تھی علی کا سوچ سوچ کر اکیلے اکیلے مسکرائے جارہی تھی۔۔

نائلہ۔۔۔نائلہ۔۔

بھابھی کی آواز پر وہ اٹھ کر ان کے پاس کچن میں گئی۔۔

جی بھابھی۔۔۔

یہ پیاز کاٹ دو زرا۔۔۔سالن بنانا ہے میری تو آنکھیں بہت جلتی ہیں بھئی اس سے۔۔۔۔

اوکے بھابھی۔۔۔کاٹ دیتی ہوں۔۔۔

نازش اس کے یوں پیار سے مان جانے پر حیران ہوئی۔۔

نائلہ نے پیاز اٹھائے وہیں بیٹھ کر کاٹنے لگی۔۔۔

پیاز کاٹتے ہوئے وہ مسکرائی جارہی تھی۔۔۔

نازش نے اسکی طرف کن اکھیوں سے دیکھا۔۔

اس کو وہیں چھوڑتی اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

ارسلان کمرے میں ہی بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا۔۔

مجھے اس لڑکی کے لچھن سہی نہیں لگ رہے۔۔۔نازش نے ارسلان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب کیا ہوگیا۔۔۔ارسلان نے لاپروائی سے پوچھا اور ہنوز کام میں مصروف رہا۔۔۔

اکیلی اکیلی مسکرائے جارہی ہے۔۔۔میں پہلے بتا رہی ہوں ارسلان۔۔۔یہ مجھے کوئی خطرے کی گھنٹی لگتی ہے۔۔۔

ارسلان نے نازش کی طرف ایک نظر دیکھا۔۔

تمھیں تو ہر بات خطرہ لگتی ہے۔۔۔اب پلیز مجھے کام کرنے دو۔۔۔

ارسلان پھر سے کام میں مشغول ہوگیا۔۔

نازش اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

زوار ہاتھ میں موبائل لیے ابھی ہانیہ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ اس کے دادا کی کال آنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب سے وہ اپنے گھر سے آیا تھا۔۔۔انکا صرف فون پر ہی رابطہ ہوتا تھا۔۔۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔

بیٹا ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔۔

جی جی۔۔۔

وجاہت کا فون آیا تھا آج۔۔وہ تیرے اور کنزہ بیٹی کے رشتے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

لیکن۔۔۔

میں نے بھی ہاں کردی۔۔مجھے پتا تھا میرا بیٹا مجھے کبھی نہ نہیں کرے گا۔۔۔بالاج نے زوار کا لیکن سنے بغیر اپنی بات کہہ دی۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔۔۔اسی لیے میں چاہتا ہوں تو ادھر کا کام جلدی سے ختم کر کے گھر آجا۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔۔

دادا جان میں بعد میں بعد کرتا ہوں ابھی تھوڑا مصروف ہوں۔

ٹھیک ہے بیٹا اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ۔۔زوار نے کال بند کردی ایک نئ مصیبت اس کے گلے پڑ گئی۔۔۔وہ کنزہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اپنے دادا کی لاج رکھنے کیلیے اس کو یہ کرنا تھا۔۔۔۔

پریشانی میں اس نے ہانیہ کو کال کرنے کا ارادہ ترک کیا اور فون رکھ کر سونے

کی کوشش کرنے لگا۔

ۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆ

دوسری طرف ہانیہ بار بار اپنا موبائل چیک کر رہی تھیکہ شائید زوار کا کوئی میسج یا کال آئی ہو۔۔۔

لیکن ہر دفعہ وہ مایوس ہو جاتی۔۔۔

ہانیہ خود اپنے انتظار پر حیران ہوئی۔۔۔

میں کیوں اس کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

کہیں مجھے اس سے۔۔۔نہیں نہیں انتظار کرنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں وہ مجھ سے ناراض نہ ہو۔۔۔۔یہ خیال آتے ہی ہانیہ نے فون اٹھایا۔۔۔میسج ٹائپ کر کے پھر مٹا دیا۔۔۔۔

نہیں وہ مجھے چیپکو ہی نہ سمجھے۔۔۔۔۔۔یہ سوچ کر ہانیہ نے فون سائیڈ پر رکھا۔۔اور لیٹ گئی۔۔پتانہیں کس وقت نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوگئی۔۔۔

ۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆۆ

اگلے دن یونیورسٹی میں ہانیہ کی نظریں زوار کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

نائلہ۔اس وقت علی کے ساتھ تھی۔۔۔۔

اچانک اسے ایک طرف سے زوار نظر آیا۔۔۔۔۔۔

وہ بے صبری سے اسکی طرف گئی۔۔۔۔۔پھر ایک دم رکی اپنی بے صبری پر اسے خود حیرانی ہوئی۔۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ چل کر زوار کے پاس آئی۔۔۔۔۔زوذر نے آتی ہانیہ کو دیکھا۔۔۔۔ہانیہ نے آج وہی پنک کلر والا فراک پہنا ہوا تھا۔۔ایک لمحے کیلیے تو زوار نظر ہٹانا بھول گیا۔۔۔پھر خود پر قابو کیا۔۔۔۔۔۔۔

زوار ادھر ادھر دیکھ کر شاید کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔

ہائے۔۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر زوار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.co
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائی۔۔۔۔۔۔۔

کس کو ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔۔۔

علی کو۔۔۔۔کہیں دیکھ نہیں رہا۔۔۔۔۔زوار نے آس پاس نظر دوڑاتے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ نائلہ کے ساتھ ہے۔۔۔ہانیہ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا ناجانے کیوں اس کا دل چاہ رہا تھا کی زوار اس کی طرف دیکھے۔۔۔

اووہ۔۔۔۔۔۔اچھا۔۔۔

جی۔۔۔

ویسے رات کو آپ کہیں بزی تھے۔۔۔ہانیہ نے رات کو فون نہ کرنے کی وجہ ڈھکے چھپے الفاظوں میں پوچھی۔۔۔۔۔

زوار اس کی بات کا مطلب سمجھ گیا۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جی رات کو میں جلدی سو گیا تھا۔۔۔اسی لیے کال نہیں کر سکا۔۔۔۔۔

اس کی آخری بات پر ہانیہ نے حیرانی سے اسکو دیکھا۔۔۔۔۔۔وہ کیسے اسکے اندر کی بات سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

اچھا میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔۔

زوار کے دماغ میں اپنے دادا کی بات آئی۔۔۔۔۔۔اسے اب یہ سب جلدی کرنا تھا۔۔

کچھ سوچ کر وہ ہانیہ سے مخاطب ہوا۔۔۔

ایک بات کہوں ہانیہ۔۔۔زوار نے چلتے ہوئے کہا۔۔ہانیہ بھی اسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔

تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔۔۔

ہانیہ نے رک کر زوار کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔زوار بھی اسکی طرف میٹھی نظروں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہانیہ تو جیسے اسکی آنکھوں میں کھو سی گئی۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔زوار کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہارے جواب کا انتظار رہے گا۔۔۔۔یہ کہ کر زوار کلاس روم کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اس کو جاتا دیکھا۔۔۔۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہیں باہر گھومنے چلیں۔۔۔۔۔۔۔علی نے نائلہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ دونوں اسوقت کینٹین بیٹھے تھے۔۔۔۔۔کینٹین میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔

کس خوشی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نائلہ نے پوچھا۔۔۔۔اس نے علی سے پیار کا اظہار توکردیا تھا لیکن وہ اس سے ابھی بھی اسی ٹون میں بات کرتی تھی۔۔۔۔

ہمارے بچے کی خوشی میں۔۔۔۔۔علی نے سپاٹ سا جواب دیا۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔نائلہ تو جیسے اچھل پڑی۔

اور نہیں تو کیا تم سوال ہی ایسے کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

تم بہت بے شرم ہو۔۔۔۔۔نائلہ نے علی کی طرف دیکھ کر مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔

ابھی تم نے بے شرمی دیکھی کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔علی نے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بے شرم۔۔۔نائلہ نے یہ کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف دوڑ لگادی۔۔۔۔

علی نے ایک قہقہہ لگایا۔۔۔۔اور اس کے پیچھے چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا وقت تھا ہانیہ کسی کشمکش میں تھی۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔۔۔۔۔

زوار کے پرپوز کرنے پر تو وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کو ہاں میں جواب دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔لیکن پتانہیں کیوں گھبرا رہی تھی۔۔

ہانیہ انھی سوچوں میں گم بیٹھی تھی کہ اس کے ابا نور دین کمرے میں آئے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔سوئی کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے انکی باتوں کا کوئی ری ایکشن نہ دیا۔۔۔وہ سوچوں میں گم بیٹھی

رہی۔۔۔۔۔۔

نور دین نے اس کو اسطرح سوچوں میں گم دیکھا تو اسکو پھر سے آواز دی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔

جی جی بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کب آئے۔۔۔۔

میں تو ابھی آیا ہوں بیٹا تم کہاں گم تھی۔۔۔۔۔۔۔

کک کہیں نہیں۔۔۔۔۔کہیں بھی تو نہیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور دین نے پہلی دفعہ اپنی بیٹی کو یوں گھبراتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

نور دین اٹھ کر ہانیہ کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔

نور دین نے اپنائیت سے پوچھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے بابا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ بیٹا۔۔۔۔۔مجھے پتا ہے لڑکیاں اپنی زیادہ تر باتیں ماں سے ہی کہتی

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن تم مجھ سے کہ سکتی ہو بیٹا۔۔۔

بابا۔۔۔۔ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو اب بتاؤ بیٹا کیابات ہے جو میری بیٹی کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔

بابا وہ۔۔۔۔۔وہ ایک لڑکا

ہانیہ بس اتنا ہی کہ سکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔نور دین سب سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

تو کوئی پسند آگیا میری بیٹی کو۔۔۔۔۔

با با سوری بٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔۔۔میں نے کہیں نہ کہیں تو تمہاری شادی کرنی ہی تھی اب تمھاری پسند کی ہو جائیگی تو اور اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینکس بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو اب سو جاؤ۔۔۔۔۔بہت رات ہوگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔نور دین پیار سے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنے پلنگ کی طرف چلا گیا۔۔

ہانیہ بھی لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکو اب صرف صبح کا انتظار تھا۔۔۔۔

صبح یونیورسٹی کے وقت جب نائلہ علی کے پاس گئی۔۔۔۔۔تو ہانیہ زوار کے پاس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلی آئی۔

زوار کلاس کے باہر اکیلا کھڑا تھا۔۔۔

سنیں۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر وہ اسکی طرف متوجہ کیا۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔اسکا جی جی کہنا ہانیہ کو اندر تک سرشار کر گیا۔۔۔۔عورت تو پھر پیار کی بھوکی ہوتی ہے۔۔۔۔جو اس سے پیار کرلے بس اسی کی ہو کر رہ جاتی ہے۔۔۔۔

وہ کل کچھ کہا تھا آپ نے۔۔۔۔۔ہانیہ نے اسکو کل کی بات یاد دلائی۔۔۔

جی۔۔۔تو کیا سوچا آپ نے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار نے اسکی آنکھوں میں دے کرکہا۔۔۔۔۔

آپ بھی مجھے اچھی لگتے ہیں۔۔۔۔یہ کہ کر ہانیہ نے وہاں سے دوڑ لگادی۔۔۔۔۔وہ شرم سے اسکے سامنے نہیں کھڑی ہو پا رہی تھی۔۔۔

زوار اس کو دیکھنے لگا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔جیسا وہ چاہتا تھا بلکل ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

کلاس کے بعد جب سر روم سے باہر گئے۔۔۔۔توہانیہ نے مڑ کر زوار کی طرف دیکھا۔۔۔۔

نائلہ کب سے ہانیہ کو نوٹ کر رہی تھی وہ بار بار مڑ کر زوار کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔۔یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔۔نائلہ سے صبر نہ ہوا تو وہ پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

کیا۔۔۔ہانیہ نے انجان بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ تم بار بار زوار کی طرف کیوں دیکھ رہی ہو؟؟۔۔۔۔

کیوں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ہانیہ نے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔اور ہنسنے لگی۔۔

ادھر دیکھو ہانیہ۔۔۔۔نائلہ نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔۔۔

وہ یار میں تمھیں بتانے ہی والی تھی۔۔۔۔بسسس۔۔

کیا بسسس۔۔۔۔۔نائلہ نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

اچھا اب بتا۔۔۔۔ہوا کیا ہے۔۔۔۔نائلہ نے تجسس سے پوچھا۔۔

وہی جو تمھارا اور علی کا ہوا ہے۔۔۔ہانیہ نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

سچیییی۔۔۔۔۔۔۔نائلہ نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے صحیح بدلہ لیا ہے تم نے۔۔۔۔اب بتا رہی ہو مجھے۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔ہانیہ نے کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹس اوکے۔۔۔۔۔۔

نائلہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

دوسری طرف علی کا بھی یہی حال تھا۔۔۔علی زوار کا دوست تھا اس لیے زوار نے فرض کے طور پر اسکو بھی بتا دیا۔۔

چھٹی کے وقت ہانیہ جانے سے پہلے زوار کے پاس آئی۔۔۔

زوار جانے والا تھا ہانیہ نے اسکو آواز دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار۔۔

ہانیہ کی آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔

مجھے ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔۔ہانیہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔

جی جی۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔میں نے بابا کو آپکا بتا دیا تھا۔۔

زوار نے حیرانی سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

اچھا۔۔اتنی جلدی۔۔

جی۔۔۔ہانیہ نے قدرے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ابھی تو ایگزامز سٹارٹ ہورہے ہیں۔۔۔اس کے بعد میں اپنے گھر والوں کو بھیجوں گا۔۔۔اوکے۔۔

زوار۔نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

ہانیہ کا تو دل خوشی سے اچھلنے لگا۔۔۔

وہ اپنی خوشی اس پر نہ ظاہر کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار اب تو ایگزامزسٹارٹ ہورہی ہیں۔۔۔ہم کیسے بات کریں گے۔۔۔۔۔علی نے دکھ سے کہا۔۔

جیسے پہلے کرتے ہیں۔۔۔۔۔نائلہ نے دوٹوک سا جواب دیا۔۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔تم ایگزامز میں بات کرو گی مجھ سے۔۔۔۔علی نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

تھینکس نائلہ تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔

وہ تو مجھے پتا ہے۔۔۔نائلہ ایک ادا سے بولی۔۔۔

ہانیہ آگئی ہے۔۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔۔علی نے ہانیہ کو آتے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔گڈ بائے۔۔۔۔

بائے۔۔۔۔۔

علی اپنی کار کی طرف چل دیا۔۔۔۔اور نائلہ اور ہانیہ اپنی کار کی میں بیٹھ گئیں۔۔۔۔اور گھر کی طرف چل دیں۔۔۔۔۔

اگلے دن سے ایگزیمز سٹارٹ ہوگئے۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنی پڑھائی میں لگ گئی۔۔۔۔لیکن وہ ساتھ ساتھ زوار کو بھی ٹائم دیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زوار کو بھی اب ناجانے کیوں ہانیہ سے بات کرنا اچھا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس کے دل میں ہانیہ کیلیے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا۔

لیکن وہ خود اس سے انجان تھا یا شائید انجان بننا چاہتا تھا۔۔۔

دوسری طرف نائلہ اور علی پڑھائی کو کم اور ایک دوسرے کو زیادہ وقت دیتے تھے۔۔۔۔

علی اور نائلہ کا تو ایک دوسرے سے بات کیے بغیر دن ہی نہیں گزرتا تھا۔

اللہ اللہ کرکے ایگزامز ختم ہوگئے۔۔۔۔۔۔تو چاروں نے ایک جگہ ملنے کا پلین بنایا۔۔۔وہ ایک ریسٹورنٹ میں تھے۔۔۔۔

چاروں نے مل کر کھانا کھایا۔۔پھر اٹھ کر تھوڑی دیر باہر گھومنے کا پلین بنایا۔۔۔۔۔

وہ لوگ ساحل سمند پر کھڑے سمندر کی لہروں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

نائلہ علی کے ساتھ تھی۔۔۔۔جبکہ ہانیہ زوار کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار۔۔۔۔۔۔ہانیہ کی آواز پر وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔۔زوار کا اسطرح سے کہنا ہانیہ کو اندر تک سر شار کر گیا۔۔۔۔۔

اب تو ایگزامز بھی ختم ہوگئے ہیں۔۔۔۔۔تو۔۔۔

ہانیہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔۔۔۔۔

زوار اسکی بات کا مطلب سمجھ گیا۔۔۔۔۔

ہانیہ میں نے بات کی تھی اپنے گھر والوں سے۔۔۔۔۔۔

سچچ۔۔۔کیا کہا انھوں نے۔۔

انھیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ہائےےےے۔۔۔۔ہانیہ تو خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔لیکن وہ اپنی اتنی خوشی زوار پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن ایک مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔زوار نے مصنوعی پریشانی کے ساتھ کہا۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔۔ہانیہ بھی قدرے پریشان ہوگئ۔۔۔۔

وہ ایکچلی مام اور ڈیڈ آؤٹ آف کنڑی ہوتے ہیں۔۔۔۔اسی لیے وہ شائید شادی پر نہیں آسکیں۔۔۔۔۔لیکن انھوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ شادی کے بعد ضرور آئیں گے اپنی بہو کو ملنے۔۔۔۔

زوار نے سفید جھوٹ بولا

اووکے۔۔۔۔میں کہ دوں گی بابا سے۔۔۔۔ہانیہ نے کہا زوار کو بھی تسلی ہوئی۔۔۔ہانیہ سمند کی طرف دیکھنے لگی اور زوار اسکی طرف۔۔۔۔۔۔۔ایک لمحے کیلیے اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس کے ساتھ زیادتی تو نہیں کر رہا۔۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اس خیال کو جھٹک دیا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ گھر آئی۔۔۔۔تو اس کے بابا پہلے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

آپ آج جلدی آگئے بابا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔بس طبیعت تھوڑی خراب تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا بابا۔۔۔ہانیہ نے پریشانی سے انکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔بس عجیب سے وسوسے آرہے ہیں۔۔۔اور سر میں تھوڑا درد ہے۔۔۔۔۔

بابا آپ اپنا خیال جو نہیں رکھتے۔۔۔ہانیہ انکا سر دبانے لگی۔۔

کچھ دیر کے بعد نور دین نے اپنی بیٹی کا ہستھ اپنے ماتھے سے ہٹایا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس بیٹا۔۔۔اب صحیح ہے۔۔۔۔

نور دین نے ہانیہ کی طرف دیکھا وہ انھی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔تم نے بات کی اس لڑکی سے۔۔۔۔۔نور دین نے خود بات شروع کرنا مناسب سمجھا۔۔۔

جی بابا کی تھی۔۔۔۔۔ہانیہ نے سر جھکا لیا۔۔۔

تو کیا کہا اس نے۔۔۔۔کب بھیج رہا ہے اپنے والدین کو۔۔۔۔

بابا وہ۔۔۔اس کے گھر والے ملک سے باہر ہوتے ہیں۔۔۔لیکن وہ شادی کیلیے

راضی ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ وہ شادی کے بعد آجائیں گے۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کو اپنی بات پر تھوڑی خود سی شرمندگی ہوئی وہ کیسے بے باکی سے اپنی شادی کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔لڑکا تو مجھ سے ملنے آسکتا ہے نا۔۔۔۔۔۔

جی جی بابا۔۔۔۔۔میں کہ دوں گی اسکو۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اب تم سوجاؤ۔۔۔۔۔۔تھکی ہوئی آئی ہو۔۔۔۔

ہانیہ اپنے بستر پر جاکر لیٹ گئی وہ اب یہ سوچ رہی تھی کہ یہ زوار کو کیسے بتائے۔۔۔کیونکہ یونیورسٹی تو اب انھوں نے جانا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

پھر اس نے فون پر ہی زوار کو بتانے کا فیصلہ۔۔۔۔۔۔

اس نے پہلے اٹھ کر ایک نظر اپنے بابا کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ شائید سوچکے تھے۔

۔۔۔۔۔

ہانیہ آہستہ سے اٹھی۔۔۔۔موبائل اٹھایا۔۔۔اور دبے قدموں چلتی کوارٹر سے باہر آکر زوار کو کال ملائی۔۔۔۔

زوار تو جیسے اسکی کال کا ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے کال پک کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو زوار۔۔۔۔۔۔۔

جی زوار کی جان۔۔۔۔ہانیہ کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

وہ میں نے بابا سے بات کی تھی۔۔۔وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔

کب؟؟؟

کل ہی آجاؤ۔۔۔

آآ۔۔۔۔۔ہانیہ ابھی تو میں اپنے ایک دوست کے گھر جارہا ہوں وہ دوسرے شہر میں رہتا ہے کب سے بلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔اس کے بعد آجاؤں گا۔۔۔۔زوار نے ٹال مٹول سے کام لیا۔۔۔اس کا ابھی گھر جانے کا ارادہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے۔۔۔۔کب تک جاؤ گے۔۔۔۔

کل تو یونیورسٹی کی پارٹی ہے۔۔۔۔پرسو تک جاؤں گا۔۔۔۔۔

کیا کل پارٹی ہے؟؟؟ہانیہ نے سوال کیا۔۔۔

ہاں تمھیں نہیں پتا۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں پتاتھا۔۔۔۔

اچھا اب تو پتا چل گیا نا۔۔۔

ہمم۔۔۔ہانیہ ابھی کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ زوار آئی۔۔

ہانیہ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔

ہانیہ کا برا سا منہ بنا۔۔۔۔

اوکے آپ سوجاؤ۔۔۔

اوکے میری جان۔۔۔گڈ نائٹ

اس کے میری جان کہنے پر ہانیہ کا موڈ پھر سے ٹھیک ہوگیا۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔ہانیہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

اور کال بند کی۔۔۔۔

کال بند کرنے کے بعد اس کے موبائل پر نائلہ کا میسج آیا ہوا تھا۔۔۔جس میں پارٹی کا بتایا گیا تھا اور یہ خاص ہدایت کی گئی تھی کی وہ بلیک فراک پہن کر آئے۔۔۔

ہانیہ میسج پڑ کر مسکرائی۔۔۔۔

اوکے میڈم۔۔۔اس کے بعد ہانیہ کمرے میں آکر اپنے پلنگ پر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

اگلے دن یونیورسٹی کی پارٹی کیلیے نائلہ ہانیہ کو لینے کیلیے آئی۔۔۔۔۔۔کالے رنگ کے فراق میں کالے رنگ کی تھوڑی سی چوڑیاں۔اور کالے ہی رنگ کی بالیاں پہنے،ہلکا سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نائلہ نے بھی اسی ڈیزائن کا سرمئی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

آہاں۔۔۔بہت پیارے لگ رہی ہو۔۔۔ہانیہ کار میں بیٹھی تو نائلہ نے اس کو دیکھ کر کہا کہا۔۔۔۔

ہانیہ مسکرائی۔۔۔۔تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔

وہ تو میں ہمیشہ لگتی ہوں۔۔۔اس بات پر دونوں ہنسنے لگیں۔۔۔۔

نائلہ نے ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔۔۔۔۔۔

پارٹی سٹارٹ تھی سارے سٹوڈنٹس باہر تھے۔۔۔۔۔زوار علی کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

اچانک سے ایک سٹوڈنٹ گزرتے ہوئے زوار سے ٹکرایا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا جوس زوار کے کپڑوں پر گر گیا۔۔۔۔

زوار نے ایک کھا جانے والی نظر سے اس سٹوڈنٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔

علی نے زوار کے بدلتے تیور دیکھے تو اس سٹوڈنٹ کو جانے کا کہا۔۔۔۔۔

یار تو جا۔۔۔واشروم جاکے دھولے۔۔۔

ہمم کہتا زوار واشروم کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

علی کو سامنے سے نائلہ اور ہانیہ آتی دکھائی دیں وہ انکی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔اسکی نظریں تو نائلہ پر ٹک گئیں تھیں۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہائے۔۔۔نائلہ نے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔

کس کو ڈھونڈ رہیں ہیں۔۔۔۔

آآ زوار کو۔۔۔۔۔۔

وہ واشروم کی طرف گیا ہے۔۔۔۔۔علی نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ہانیہ واشروم کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف زوار جب واشروم سے نکلا۔۔۔تو اس کو سامنے سے کنزہ باہر جاتی دکھائی دی۔۔۔۔

کنزہ۔۔۔زوار نے آواز دے کر اس کو روکا۔۔۔

کنزہ نے مڑ کر زوار کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اوہ زوار تم۔۔۔۔۔وہ تو اس بات پر پھولے نہیں سما رہی تھی کہ زوار نے اسے خود بلایا ہے۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔مجھے بتانا تھا کہ میں شام کو گھر جارہا ہوں۔۔تم نے آنا ہو تو تیار رہنا۔۔

زوار نے بغیر تمہید باندھے مدعے کی بات کی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں تیار رہوں گی۔۔۔

زوار وہ۔۔۔کنزہ اس کے قریب آئی اور اسکے کالرز کو پکڑا۔۔۔۔تمہارے دادا نے بات تو کی ہوگی تم سے۔۔۔

ہاں کی تھی۔۔۔۔۔۔

تو تم نے کیا سوچا۔۔۔کنزہ نے اسکے اور قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔

کنزہ پلیز میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایسے ہی کھڑے تھے کہ ہانیہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر ہانیہ کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔اس نے غور

سے زوار کی طرف دیکھا

زوارنے بھی اس کو دیکھ لیا تھا۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آئے اور وہ بنا کچھ بولے باہر چلی گئ۔۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔۔زوار نے اپنے کالر چھڑوائے اور اسکے پیچھے باہر چلا گیا۔۔۔۔

کنزہ غصے سے اس کو جاتا دیکھتی رہی پھر اسکے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ آئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ میری بات تو سنو۔۔

زوار اس کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا

۔۔۔لیکن ہانیہ تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

زوار بھاگتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔۔۔

ہانیہ رک گئی۔۔۔اور اپنی آنسوؤں۔سے تر آنکھیں اٹھا کر زوار کی طرف دیکھا۔۔۔

زوار کو ناجانے کیوں اس کے آنسو دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی۔۔۔

ہانیہ میری بات تو سن لو۔۔۔۔زوار نے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا سنوں میں آپ کی ہاں۔۔۔

جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو آپ چاہتے ہیں میں اپنے آنکھوں دیکھے پر بھی یقین نہ کروں۔۔۔

جیسا تم نے دیکھا ویسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔

زوار۔۔۔۔

مسلسل اپنی صفائیاں پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

تو اتنے قریب ہو کر کیا کر رہے تھے آپ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نہیں گیا تھا۔۔۔وہ خود میرے قریب آئی تھی۔۔۔۔

تو آپ اسے دور بھی تو کر سکتے تھے۔۔۔۔

ہاں کر سکتا تھا دور۔۔۔۔۔

زوار سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور شرارتی نگاہ سے ہانیہ کو دیکھا۔۔

اس نے اچانک ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

زوار کیا کر رہے ہیں۔۔۔اتنے سارے لوگ ہیں یہاں پر۔۔۔

ہانیہ اس اچانک حملے پر بوکھلا گئی۔۔۔

اس کو خود سے دور کر سکتا ہوں۔۔۔لیکن تمھیں نہیں کر سکتا۔۔

زوار نے ہانیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہانیہ جھینپ گئی اور نظریں نیچے کرلی۔۔۔

اور رہی بات لوگوں کی تو دیکھتے رہیں لوگ۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

زوار نے اپنے ہاتھ سے ہانیہ کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ہانیہ مسکرانے لگی۔۔

وہ دیکھو۔۔۔ہمارے رومیو کو۔۔۔۔دور کھڑے علی نے نائلہ کو زوار اور ہانیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نائلہ نے مڑ کر انکی طرف دیکھا۔۔۔

اس کا منہ کھل گیا۔۔۔۔

منہ بند کرو میڈم۔۔۔اتنے بڑے منہ میں تو پورا ٹرک آجائے گا۔۔۔۔۔

علی نے ہاتھ سے نائلہ کا منہ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نائلہ نے لب بھینچ کر علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کھاؤ گی کیا۔۔۔۔

جاؤ میں نہیں بات کرتی تم سے۔۔۔تم کوئی موقعہ نہیں جانے دیتے۔۔۔نائلہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے منہ پھیر کر کھڑی ہوگئ۔۔۔۔۔

علی کو صورتحال بگڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

اچھا نا۔۔۔ایک خوشخبری دینی تھی تمھیں۔۔۔۔۔میں جلد۔ہی اپنے پیرنٹس سے تمہاری بات کرنے والا ہوں۔۔۔

سچی۔۔۔نائلہ نے مڑ کر خوش ہوتے اسکو دیکھا۔۔۔۔۔اس کا سارا غصہ ہوا ہو چکا تھا۔۔۔

مچییی۔۔۔علی نے اس کی ناک کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔نائلہ ہنسنے لگی۔۔

اچھا اب چھوڑو ہاتھ۔۔۔۔۔زوار جو کب سے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا ہانیہ نے اسکو چھوڑنے کا کہا۔۔۔

اب ناراض تو نہیں ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ہانیہ نے مسکرا کر کہا۔۔

زوار نے اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔

اگلے دن زوار نے کنزہ کو پک کیا اور اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔۔آج اس نے اپنے دادا کو ایک بڑی خوشخبری سنانی تھی۔۔۔۔۔

کنزہ کو پہلے اس نے اس کے گھر چھوڑا۔۔۔۔وجاہت نے اسکو بیٹھنے کا بہت کہا لیکن وہ جلدی کا بہانہ کر کے چلا گیا۔۔۔۔

گھر پہنچ کر اس نے اپنے دادا کو سرپرائز جو دینا تھا۔۔۔

بالاج صاحب لان میں کھڑے مالی کو ہدایات کر رہے تھے کہ زوار کی گاڑی اندر آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔وہ مالی کو ایک آخری ہدایت کر کے گاڑی کی طرف چل دیے۔۔۔۔

زوار گاڑی سے باہر آیا۔۔۔۔۔۔اور اپنے دادا کے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔

بالاج بھی بڑی گرم جوشی سے ملے۔۔۔۔

ان کے گلے مل کر وہ الگ ہوا۔۔۔۔۔

بہت دنوں بعد اپنے پوتے کا چہرہ دیکھا۔۔۔ٹھنڈک مل گئی میرے دلکو۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو بہت مس کیا دادا۔۔۔

تجھے تو سب نے ہی بہت یاد کیا۔۔۔۔۔

بالاج اس کو لے کر اندر آیا جہاں نمرہ (زوار کی ماں)اس کو دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف آئی۔۔۔۔اور اس کے گلے لگ گئی۔۔۔پھر الگ ہوکر اسکا ماتھا چوما۔۔۔

یاد آگئی ماں کی تمھیں۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔۔آپ تو بھولتی ہینہیں ہیں۔۔۔۔۔زوار نے پیار سے اپنی ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔۔

نمرہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اوہ ہ۔۔۔زوار آگیا۔۔۔۔۔۔وہ سب ابھی مل ہی رہے تھے ایک طرف سے زوار کے چچا شاویز آتے دکھائی دیے۔۔۔سب انکی طرف متوجہ۔ہوئے۔۔۔۔

جی چاچو۔۔۔۔۔زوار ان سے ملا۔۔۔

جلدی آگئے۔۔۔۔سب نے عجیب نظروں سے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

مقصد پورا ہوگیا ہوگا نا۔۔۔۔انھوں نے سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے خود سے ہی ایک قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔۔

چاچی کہاں ہے چاچا۔۔۔۔۔زوار نے ماحول ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

وہ میکے گئی ہوئی ہے۔۔۔۔تم کہتے ہو تو ابھی بلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔زوار نے منع کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بیٹا تم جاؤ۔۔۔فریش ہوجاؤ۔۔۔۔میں کھانا بنواتی ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔

نمرہ نے زوار سے کہا۔۔۔۔۔

زوار سر ہلاتا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

نائلہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھی تھی کہ اچانک اس کا موبائل بج نے لگا۔۔۔۔۔۔سب نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔۔نائلہ ایکسکیوز کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔نازش نے جتاتی نظروں سے ارسلان کی طرف دیکھا۔۔۔جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ اسکا شک صحیح۔تھا۔۔۔۔

آج تو یاد ہی نہیں کر رہی۔۔۔۔۔لگتا ہے مغرور ہوگئی ہو۔۔۔۔۔

نائلہ کے موبائل پر علی کی آواز آئی۔۔۔۔۔

مجھے کس بات کا غرور ہوگا۔۔۔۔۔

نائلہ نے جواب دیا۔۔۔۔

کیونکہ اتنے ہینڈسم اور ڈیشنگ لڑکے نے تمھیں پسند جو کرلیا ہے۔۔۔۔علی نے اپنے مخصوص چلبلے انداز میں کہا۔۔۔

نائلہ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہینڈسم اور تم۔۔۔۔نائلہ نے پھر سے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

میں ہینڈسم نہیں ہوں تو مجھے پسند کیوں کیا۔۔۔

وہ تو تم ویسے ہی بہت اچھے ہو۔۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔ایک نہ ایک دن تمھیں پتا چل جائے گا کہ میں ہینڈسم بھی ہوں۔۔۔۔۔۔علی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

ویسے تم بہت یاد آرہی ہو۔۔۔۔۔

کیوں؟؟

بس۔تمھیں دیکھنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔

دل کو قابو رکھو علی صاحب۔۔۔۔

ابھی تو قابو کر رہاہوں۔۔۔۔۔لیکن کسی دن یہ قابو کھو بیٹھے گا۔۔۔۔علی نے دوسری طرف دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔

اس کے بعد وہ دونوں باتیں کرتے کرتے سوگئے۔۔۔۔

کھانے ک بعد زوار اپنے دادا کے کمرے میں آیا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں دادا جان۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔بس کچھ فائلز دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔تمھارے چچا کی نا اہلی کی وجہ سے اس عمر میں بھی یہ کام مجھے کرنے پڑتے ہیں۔۔۔۔۔

داداجان آپ فکر نہ کریں۔۔۔جلد یہ کام میں سنھال لوں گا۔۔۔۔۔۔آپ کو یہی خوشخبری تو دینے آیا تھا ہمارا مقصد اب دور نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

شاباش میرا بیٹا۔۔۔۔۔۔بالاج نے فائلز سائیڈ پر رکھیں۔۔۔۔

آج اگر تمہارا باپ زندہ ہوتا نا۔۔۔۔۔۔۔تو مجھے کسی بات کی کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔۔۔بہت قابل تھا میرا منیر۔۔۔۔

پتا نہیں اس بد بخت نور دین کو اس سے کیا دشمنی تھی۔۔۔

انکی اس بات پر زوار کو نور دین کا چہرہ یاد آیا۔۔۔۔۔اس نے ضبط سے ہونٹ بھینچ لیے۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا تم جاؤ اب رات بہت ہوگئی آرام کرلو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے دادا جان۔۔۔۔۔اللہ حافظ

اللہ حافظ۔۔۔۔۔

زوار بالاج کے کمرے سے باہر نکلا سامنے ہی نمرہ کا کمرہ تھا۔۔۔۔۔

وہ ان کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

نمرہ بیڈ پر بیٹھی کسی سوچوں میں گم تھی۔۔۔

زوار کو دیکھا تو مسکرا کر ہاتھ اٹھا کر اس کو اپنے پاس بلایا۔۔

زوار ان کے پاس آیا اور انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

نمرہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگی۔۔۔۔۔

زوار بیٹا۔۔۔۔ماں کی بات نہیں مانی نا تم نے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منع کیا تھا نا میں نے تھیں اس کام سے۔۔۔۔۔۔۔بیٹامیں نہیں چاہتی تم ان بدلے ودلے کے چکروں میں پڑو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔آپ کہنا چاہتی ہیں کہ میں بدلہ نہ لوں۔۔۔۔۔۔اس شخص کی وجہ سے میں ساری زندگی یتیم رہا ہوں۔۔۔میں اسکو معاف نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو بیٹا اس میں اس معصوم لڑکی کا کیا قصور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے باپ نے میرے باپ کو مارا۔۔۔۔۔اس کی اپنی موت سے اس کو

کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی بیٹی کو درد دونگا تو اسے اور زیادہ تکلیف ہوگی۔۔۔۔۔۔اور میں یہی چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوار نے اپنے خطرناک ارادے بتائے۔۔۔۔

بیٹا تم غلط راہ پرہو۔۔۔۔۔۔باپ کا بدلہ بیٹی سے لینا صحیح بات نہیں ہے یہ گناہ ہے بیٹا۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔پلیز زوار نے انکی گود سے سر اٹھایا اور کچھ کہے بنا باہر چلا گیا۔۔۔

اگلے دن زوار نور دین سے ملنے اس کے گھر آیا۔۔۔۔۔۔۔۔نور دین کو سامنے دیکھ کر وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ بھی وہیں پر بیٹھی تھی۔۔۔

۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نور دین نے بات شروع کی۔۔۔۔

زوار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نام سن کر نور دین نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

پورا نام۔۔۔۔نور دین نے تصدیق کرنے کیلیے پوچھا۔۔۔۔۔

بس زوار ہی ہے۔۔۔۔۔۔زوار سے اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔ماں باپ کب سے باہر ہیں تمہارے۔۔۔۔

وہ تو شروع سے ہی باہر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔میں بھی پہلے وہیں تھا۔۔۔۔لیکن مجھے پاکستان میں پڑھنے کا شوق تھا اسی لیے ادھر آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوار جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب سن کر نور دین کو کچھ تسلی ہوئی........اس نے سوچا کہ ایک ہی نام کے بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں ایسے اس پر شک کرنا صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔میری بیٹی مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کی مرضی پر میں تم دونوں کی شادی تو کرادوں گا۔۔۔۔۔۔لیکن تمھیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ تم میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھو گے۔۔۔۔۔۔

........ہانیہ ابھی بھی سر جھکا کر بیٹھی تھی

آپ فکر ہی مت کریں انکل۔۔۔۔۔۔۔میں ہانیہ کو ہمیشہ بہت خوش رکھوں گا۔۔۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔۔۔

بس میں چاہتا ہوں۔۔اسی ہفتے سادگی سے نکاح ہوجائے۔۔۔۔۔

تاکہ میں ہانیہ کو اپنے گھر لے جا سکوں۔۔۔

نور دین نے ہانیہ کی طرف جواب طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ انھیں دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب میری بیٹی کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو مجھے کیوں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔نور دین اٹھا اور زوار کو گلے لگایا زوار بھی لب بھینچ کر انکے گلے لگ گیا۔۔۔

ایک ہفتے تک زوار نے ہانیہ کو کچھ شاپنگ کرائی۔۔۔۔۔

ہانیہ بہت خوش تھی لیکن اسے نہیں پتا تھا اسکی خوشیوں کو آگ لگنے والی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ایک ہفتے بعد کا ہانیہ اور زوار کا نکاح تھا۔۔۔نکاح سیٹھ نظام کے گھر ہی ہورہا تھا اسی لیے وہ بھی موجود تھے۔۔۔گھر کو ہلکا ہلکا سجایا گیا تھا اور ایک سٹیج بنائی گئی تھی جس پر اب زوار اور علی بیٹھے تھے۔۔۔

صرف نائلہ اور علی کو ہی بلایا گیا تھا۔۔۔۔

سب مرد لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نائلہ ہانیہ کو لے کر آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔۔۔زوار نے نظر اٹھا کر ہانیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے آج گولڈن کلر کا فل کڑھائی والا فراک پہنا ہوا تھا،اس پر دلہنوں والا میک اپ اور میچنگ کی جیولری میں وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر زوار کی ایک ہرٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔وہ تو نظر ہٹانا ہی بھول گیا۔۔۔۔۔

علی کے کونی مارنے پر وہ ہوش میں آیا۔۔۔۔۔۔

بس کر یار سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

زوار نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر خود کو نارمل کیا۔۔۔علی سٹیج سے اٹھا۔۔۔۔۔

نائلہ نے ہانیہ کو لاکر زوار کے ساتھ بٹھایا۔۔۔۔وہ اور علی سامنے جاکر بیٹھ گئے۔۔۔

قاضی صاحب بھی آچکے تھے نکاح پڑھانا شروع کیا گیا۔۔۔۔۔

پہلے زوار سے پوچھا گیا اور پھر ہانیہ سے۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔۔۔۔۔

رخصتی کا وقت بھی آگیا۔۔۔۔۔

ہانیہ اپنے بابا کے گلے لگ کر رو دی۔۔۔۔زوار کو اس کا رونا اچھا نہ لگا اس

نے منہ پھیر لیا۔۔۔

اس کے بعد ہانیہ نائلہ کے گلے لگی۔۔۔علی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اور پھر سب لوگ اسے کار میں بٹھا کر آئے۔۔۔۔۔۔

زوار نے بھی سب کو اللہ حافظ کہا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جاکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ایک نظر ہانیہ کو دیکھا اور کار چلادی۔۔۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔۔۔ہانیہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مری۔۔۔زوار نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔

مری کیوں؟

شادی کے بعد ڈائیریکٹ ہنی مون منانے زوار نے مسکرا کر ہانیہ کو دیکھ کر کہا ہانیہ بھی مسکرادی۔۔۔۔

زوار پھر سے گاڑی چلانے لگا اس کے چہرے کی مسکراہٹ اب غائب ہوچکی تھی۔۔۔۔

نائلہ جیسے ہی گھر آئی۔۔اس کے فون پر علی کی کال آنے لگی اس نے کمرے میں جاکر کال ریسیو کی۔۔۔۔

آج تو کوئی لفٹ ہی نہیں۔۔۔۔علی کی آواز آئی۔۔۔۔

تم نے جیسے بڑی لفٹ دے دی مجھے۔۔۔نائلہ نے تڑخ کر کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔۔تو محترمہ میری لفٹ کا ویٹ کر رہیں تھی۔

نہیں جی۔۔۔۔

اچھا نائلہ آج تو تمھیں صحیح سے دیکھا ہی نہیں۔۔۔میرا تمھیں دیکھنے کا پھر سے دل کر رہا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا جی۔۔۔

میں آرہا ہوں ابھی۔۔۔

نہیں علی پاگل ہو گیا۔۔۔ابھی کوئی آجائے گا۔۔۔نائلہ نے پریشانی سے کہا

کوئی نہیں آتا۔۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔۔

نہیں علی ہیلو۔۔۔۔دوسری طرف سے کال بند کردی گئی۔۔۔

نائلہ تو پریشانی سے وہیں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔تھوڑی دیر کے بعد علی کا میسج آیا۔۔۔

کھڑکی کھولو اپنے کمرے کی۔۔۔

نائلہ نے حیرانی سے میسج پڑھا اور اٹھ کر اپنی کھڑکی کھولی۔۔۔علی نیچے سیڑھیاں لگا کر اوپر آیا تھا اور اب اس کی کھڑکی سے لٹک رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ دو مجھے۔۔۔۔علی نے اپنا ہاتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

نائلہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اوپر کھینچ لیا۔۔۔

تم پاگل ہو گیا علی۔۔۔

ہاں تمھارے پیار میں۔۔۔علی نے بھی دو ٹوک جواب دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی نے دیکھ لیا ہوتا تو۔۔

دیکھا تو نہیں نا۔۔۔

تم کل کا ویٹ نہیں کر سکتے تھے۔۔

اس کی بات پر علی مسکرایا اور اس کے قریب آکر اس کے گال پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔

میں تمھیں دیکھے بنا کیسے رہ جاتا۔۔۔نائلہ جھینپ سی گئی۔۔

نازش نے نائلہ کو کمرے میں جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ شادی کا پوچھنے کی غرض سے نائلہ کے کمرے میں گئی۔لیکن جیسے ہی اس

نے دروازے کھولا اگلا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔نازش نے ایک زور دار چیخ ماری

اس کی چیخ سن کر ارسلان اور نائلہ کی ماں بھی کمرے میں آ گئے۔۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گئے۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔۔میں کہتی تھی نا یہ لڑکی کوئی چن چڑھائے گی۔۔۔۔لو دیکھ لو نتیجہ۔۔

نازش نے جل کر کہا۔۔۔

ارسلان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔

وہ خونخوار نظروں سے علی کی طرف دیکھا اور اس کے کالر پکڑ لیے۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھسنے کی۔۔۔۔

میں کوئی غلط ارادے سے نہیں آیا تھا۔۔۔علی نے صفائی پیش کی۔۔۔

ارسلان کی اس کی بات پر اور غصہ آیا وہ تو اسکا گلا دبانے لگا۔۔۔

بھائی پلیز چھوڑیں اسکو نائلہ نے مزاحمت کی۔۔ارسلان نے اس کو چھوڑ کر ایک زور دار تھپڑ نائلہ کو مارا نائلہ زمین پر جا گری۔۔۔

نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔ارسلان اس کو کالر سے کھینچتا باہر لے گیا۔۔۔

نائلہ کی ماں جو خالی خالی نظروں سے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔۔اچانک سے دھڑام سے زمین پر گر گئیں۔۔۔۔۔

نائلہ اور نازش اسکی طرف بڑھیں۔۔۔۔

ماما۔۔۔ماما۔۔نائلہ ان کو بلانے لگیں۔۔۔۔۔۔

نازش ارسلان کوبلانے چلی گئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

زوار اور ہانیہ اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے یہ ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت گھر تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اندر لے آیا۔۔۔۔

ہانیہ گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔اس میں دو کمرے اور ایک کچن تھا دو کمروں کے درمیان گیلری تھی۔۔۔

۔۔۔۔

ہانیہ کو بہت عجیب۔لگا کہ زوار اس کو اس گھر میں ہنی مون کیلیے لے کر آیا ہے۔۔۔۔

زوار اس کو ساتھ لے کر ایک کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔

زوار نے کمرے کا دروازا کھولا اور ہانیہ کو اندر لے کر آیا۔۔۔

اندر کا منظر دیکھ کر ہانیہ کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔۔۔

پورے کمرے کو لال اور کالے رنگ کے تھیم سے سجایا گیا تھا۔۔۔بیڈ پر بھی لال گلاب کی پتیاں پڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

کیسا لگا۔۔۔۔

زوار نے ہانیہ کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پوچھا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

بہتر اچھا ہے۔۔۔بہت خوبصورت۔۔ہانیہ نے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تھینکس زوار۔۔۔ہانیہ نے پھر زوار کی طرف دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوش ہو نا تم۔۔۔زوار نے عجیب سا سوال کیا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں زوار۔۔۔ہانیہ نے قدرے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اب نہیں رہو گی۔۔

زوار نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔ہانیہ کو تجسس ہوا۔۔

بڑی جلدی ہے مطلب جاننے کی تمھیں۔۔۔۔

زوار ایسے مزاق کیوں کر رہے ہو۔۔۔ہانیہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔زوار کی باتوں سے اس کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

میں کوئی مزاق نہیں کر رہا۔۔۔بلکل صحیح کہ رہاہوں۔۔۔۔زوار نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ہانیہ پیچھے ہوتی گئی اور دیوار سے جا لگی۔۔۔

زوار۔۔۔۔ہانیہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ زوار نے اس کے منہ کو پکڑ کر زور سے اس کے گال بھینچ دیے۔۔۔۔۔

افسوس کرو گی تم اس کی بیٹی ہونے پر۔۔۔۔میں چاہوں تو تمھیں ابھی مار سکتا ہوں۔۔۔۔۔لیکن نہیں۔۔۔۔زوار نے اس کے منہ کو چھوڑا اور اس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔میں تمھیں ٹرپا ٹرپا کر ماروں گا۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔۔۔

میرا قصور کیا ہے زوار۔۔۔مم۔۔۔میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔۔ہانیہ روتے روتے بس اتنا ہی پوچھ سکی۔۔۔۔

تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔لیکن تمہارے باپ نے جو کیا ہے نا اس کی سزا اب تمھیں بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔زوار نے زور سے اسکا گال دبا کر چھوڑا۔۔۔

لیکن میرے بابا نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔۔وہ تو تمہیں جانتے بھی نہیں

ہیں۔۔۔۔

جانتے نہیں ہیں۔۔۔زوار نے کہا

۔۔۔۔تمہارے بابا کی وجہ سے میں ساری عمر یتیم رہا۔۔۔زوار نے دانت دبائے۔۔۔اب میں تمھیں تکلیف دے کر تمھارے باپ سے بدلہ لونگا۔۔۔

زوار پلیز۔۔۔پلیز ایسا مت کرو۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

زوار کے چہرے پر ایک شاطرانہ مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

تم اب دیکھو مس ہانیہ۔۔۔میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ تم اپنے پیدا ہونے پر بھی پچھتاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

چلو ہانیہ۔۔۔۔۔۔آج تو ہماری فرسٹ نائٹ ہے نا۔۔۔اس کو اچھی سے مناتے ہیں۔۔۔۔

زوار ایک کڑوی مسکراہٹ لے کر اسکے قریب ہوا۔۔۔۔

دد۔۔۔۔ددور ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

لیکن زوار نے زبردستی اس کو پکڑ کر بیڈ پر گرایا۔۔۔۔۔۔اور خود اس پر جھکا۔۔۔۔

جو بھی ہے میں شوہر تو ہوں نہ تمہارا۔۔۔

زوار پلیز۔۔۔ہانیہ نے مزاحمت کی۔۔۔ہانیہ کا اسوقت دل کر رہا تھا کہ خود کو مار دے۔۔

اس سے پہلے کہ ہانیہ کچھ اور بولتی زوار نے اس کے ہاتھوں کو جکڑا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔

ہانیہ کے آنسو جاری ہوگئے۔۔۔ہانیہ کے آنسو زوار کے چہرے پر لگے۔۔۔زوار اس کو چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

ہانیہ کو خونخوار نظروں سے دیکھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

ہانیہ زمین پر بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسکوکس گناہ کی سزا مل رہی ہے۔۔۔۔۔

سب لوگ ہسپتال کےروم کے باہر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

نائلہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔۔نازش بار بار اس کی طرف ایک طنزیہ نگاہ ڈال لیتی۔۔۔۔۔

ارسلان تو اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد روم سے ڈاکٹر باہر آئے سب انکی طرف لپکے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب کیسی ہیں میری ماما۔۔۔۔۔

نائلہ نے پوچھا۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے افسوس سے سر نیچے کیااور کہا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔۔شی از نو مور۔۔۔۔

نائلہ کو لگا آسمان اس پر پھٹ پڑا ہے۔۔۔۔اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔

ارسلان کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائلہ کو اپنا حوش بھی نہ رہا۔۔۔۔۔

اس کو نہیں پتا چلا کب کون اسے گھر لے کر آیا۔۔۔

اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنی ماں کی میت کو اپنے سامنے آیا۔۔۔۔

ماما ماما۔۔۔۔نائلہ چیختی ہوئی ان کو اٹھانے لگی۔۔۔

نازش بھی لوگوں کا خیال کر کے اس کو سنبھالنے لگی۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔۔پلیز واپس آجائیں۔۔۔۔اللہ میری ماما کو واپس کردے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دیوانہ وار روئے جارہی تھی۔۔۔۔

نائلہ بس کر دو سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔۔نازش نے آس پاس کے لوگوں کی فکر

کرتے ہوئے اچھا بننے کی کوشش کی۔۔۔۔

نائلہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔اس کی حالت دیکھ کر ساتھ بیٹھی اور عورتوں کے آنکھوں میں بھی آ نسو آگئے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد چار مرد جنازہ اٹھانے کیلیے آئے۔۔۔۔

نائلہ میت سے لپٹ گئی۔۔۔۔۔

میں نئی جانے دوں گی آپ ی ماما۔۔۔۔۔۔یہ چلی گئیں گئی تو میں اکیلی رہ جاؤں گی۔۔۔نائلہ بچوں کی طرح روتے روتے دہائیاں دے رہی تھی۔۔

نازش نے اسکو میت سے الگ کیا۔۔۔۔۔

نائلہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔وہ وہیں زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔۔

ہانیہ روتے روتے سو گئی تھی۔۔۔۔جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اسی بیڈ پرپڑی تھی۔۔۔۔

اسے اپنا سر بہت بھاری محسوس ہوا۔۔بھاری کے سر کے ساتھ وہ اٹھی ۔۔۔۔۔۔رات والی بات یاد کرکے وہ پھر سے رودی۔۔۔۔

کچھ دیر رونے کے بعد وہ خود کو سنبھالتی ہوئی اٹھی۔۔۔

الماری کھولیں تو اسمیں اس کے کپڑے بھی موجود تھے۔۔۔۔۔اس نے ان میں سے ایک جوڑا اٹھایا اور واشروم چلی گئی۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئی تو زوار کمرے میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔

نہا لیا میری جان نے۔۔۔۔۔زوار نے کہا۔۔۔۔

ہانیہ عجیب سی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔کیا تھا وہ شخص۔۔۔کم از کم اس کی سمجھ سے تو باہر تھا۔۔۔۔۔

زوار۔دیکھو۔۔۔۔۔۔ہانیہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔۔۔۔

نانانا۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمہارے قریب آنے کا حق ہے تمھیں نہیں ہے۔۔۔۔۔زوار نے خونخوار آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔

زوار تم کیوں کر رہے ہو ایسا۔۔۔۔

اب تم چاہتی ہوں کہ میں تمھیں بار بار تمھیں اس کی وجہ بتاتا پھروں۔۔۔۔زوار نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور اسکے سامنے جاکر کھڑا ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے۔بیڈ سے اٹھایا۔۔۔ہانیہ اس کے سینے سے جالگی۔۔۔۔

زوار نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر زور سے پکڑا۔۔۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے زوار۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔بلکل چپ۔۔۔۔زوار نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔تمھیں اکیلے اکیلے تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔کیوں نہ تمہارے بابا کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔۔۔۔۔زوار نے ایک ہاتھ سے موبائل جیب سے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں زوار پلیز۔۔۔۔۔ہانیہ نے منع کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

کہا نا چپ۔۔۔۔۔زوار نے کھا جانے والی نظروں سے اس کو دیکھا ہانیہ چپ ہوگئی۔۔۔۔۔

زوار نے کال ملائی۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کال پک کی گئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔زوار نے کہا۔۔۔۔

جی کون۔۔۔۔۔نور دین نے پوچھا۔۔۔

زوار منیر۔۔۔۔۔۔زوار نے فاخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف نور دین یہ سن کر بلکل ساکت ہو گیا۔۔۔۔

کک۔۔۔کک۔۔۔۔۔کون زوار منیر۔۔۔

اتنی جلدی بھول گئے سسر جی۔۔۔

نور دین کا شک یقین میں بدل گیا۔۔۔۔۔۔

کہاں ہے میری بیٹی۔۔۔۔۔دیکھو اس کو کچھ مت کہنا اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔

دیکھو تو کیسے تڑپ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ایسے ہی تڑپاؤں گا میں تمھیں۔۔۔۔ابھی تو بس شروعات ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں لے کر گئے ہو میری بیٹی کو۔۔۔۔۔نور دین کی پریشانی سے بھری آواز فون میں سے ابھری۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ زوار نے اسکو آنکھیں دکھا کر چپ کرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تمھیں بتا دیا کہ ہم کہاں ہیں۔۔۔۔۔تو سارا کھیل بگڑ جائے گا۔۔۔ابھی تو تم یہی انجوائے کرو۔۔۔۔۔یہ کہ کر زوار نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔

ہانیہ پھر سے رونے لگی۔۔۔۔

نہیں نہیں میری جان۔۔۔۔۔۔رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔زوار نے اسکے آنسو صاف

کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی تو تمھارے باپ کو صرف یہی پتا ہے کہ تم میرے ساتھ ہو اور وہ اتنا تڑپ رہاہے۔۔۔۔جب میں تمھیں مار دوں گا تب سوچو اس کا کیا حال تھا۔۔۔

زوار نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

نہیں۔۔نہیں زوار تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ہانیہ نے رونا شروع کردیا۔۔

تم پھر رونے لگ گئ۔۔۔

زوار نے اس کو اپنے اور قریب کیا اور اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ خود کو چھڑواتی رہی لیکن اس کی پکڑ مضبوط تھی۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ الگ ہوا۔۔۔

انگلی دفعہ تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اس سے بڑی سزا ملے گی۔۔۔۔۔زوار اس سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

ہانیہ کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کرے وہ بیڈ پر بیٹھ کر سسکیاں لینے لگی۔۔۔

نائلہ کو جب ہوش آیا۔۔تو اس نے خود کو اپنے کمرے میں پایا۔۔۔

وہ اٹھی۔۔۔۔اپنی ماں کے جانے کا غم سوچ کر وہ پھر سے رودی۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ اٹھی اور واشروم کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

فریش ہوکر باہر آئی تو اس کو بہت بھوک محسوس ہوئی۔۔۔

وہ کچھ کھانے کی غرض سے باہر گئی۔۔۔

ابھی وہ کچن میں جا ہی رہی تھی کہ اس کو نازش کی آواز آئی۔۔۔

ادھر آؤ بد زات۔۔۔نازش کے اس طرح کہنے پر نائلہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔

وہ مرے مرے قدموں سے اس کے سامنے جاکر کھڑی ہوگئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارسلان بھی وہیں بیٹھا تھا۔۔۔

نازش نے ارسلان کی طرف دیکھا جیسے بات شروع کروانے کا اشارہ ہو۔۔۔

تم اب اپنے کمرے سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھو گی۔۔۔ارسلان نے نائلہ کی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بھائی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن سیکنڈ کچھ نہیں۔۔۔تمھاری ایک غلطی کی سزا میں اپنی ماں کو کھو کر بھگت چکا ہوں۔۔۔اب میں کسی قسم کی بدنامی نہیں سہ سکتا۔۔۔

لے جاؤ اس کو یہاں سے نازش۔۔۔۔اور بند کردی اس کو کمرے میں۔۔۔۔۔ارسلان نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔وہ تو نازش کی زبان ہی بول رہا تھا۔۔۔۔۔

نازش نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتی ہوئی اسکو کمرے کی طرف لے جانے لگی۔۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی پلیز چھوڑیں۔۔۔۔بھائی ایک دفعہ میری بات تو سن لے۔۔۔۔۔نائلہ ہاتھ چھڑواتے ہوئے روئی جارہی تھی۔۔۔لیکن ان دونوں پر اسکا کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔

نازش نے اسکو کمرے میں لاکر بیڈ پر پٹخا۔۔۔۔

اب یہاں سے نکلنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔۔یہ کہتی نازش باہر نکلی اور کمرے کا دروازا بند کرکے چلی گئی۔۔۔

بھابھی پلیز دروازہ کھولیں۔۔۔۔ایک د فعہ میری بات تو سن لیں۔۔۔۔۔۔

نائلہ روتے روتے وہیں دروازے کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

کس نے سوچا تھا کہ اتنی ہنستی کھیلتی دوستوں کی زندگی میں ایسا موڑ بھی آنا ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی اس دن سے کھویا کھویا پھر رہا تھا۔۔۔۔زکیہ اور ضیاء صاحب نے یہ بات بہت نوٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اپنے روم میں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا کہ اسکے امی بابا کمرے میں آئے۔۔۔علی ان کو دیکھ کر اٹھا۔۔۔۔

بیٹھو بیٹا بیٹھو۔۔۔۔۔ضیاء صاحب نے اسکو بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔۔وہ دونوں خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔تم آجکل بہت پریشان لگ رہے ہو۔۔۔۔

ذکیہ بیگم نے بات شروع کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔علی نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو زکیہ بیگم اب ہمارا بیٹا ہم سے باتیں چھپانے لگا ہے۔۔۔۔

ضیاء صاحب نے اس سے بات اگلوانے کیلیے کہا۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔۔

تو پھر بتاؤ نا بیٹا کیا بات ہے ہم سے رونے چھپاؤ۔۔۔۔۔۔زکیہ بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔۔

علی نے کرب سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔اور ساری بات

بتادی۔۔۔اسکی بات سننے کے بعد زکیہ اور ضیاء نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

امی آپ پلیز ایک دفعہ نائلہ کا رشتہ لے کر جائیں۔۔۔۔۔علی نے التجائیں نظروں سے ماں کی طرف دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا ہم تمہاری خاطر ایک دفعہ وہاں ضرور جائیں گے۔۔۔زکیہ بیگم نے اسکو تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نے پیار سے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔

زوار گیلری میں صوفے پر بیٹھا تھا کہ اسکے موبائل پر بالاج کی کال آئی۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم داداجان۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔کیسے ہوبیٹا۔۔۔کام توشروع کر دیا ہوگا۔۔

جی دادا جان۔۔۔۔

بس بیٹا۔۔۔اب جلدی سے اس کام کو انجام تک پہنچاؤ۔۔۔۔میں اسی مہینے میں تمہاری شادی کر رہا ہوں۔۔۔

لیکن دادا جان۔۔۔۔۔زوار نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔

لیکن کیا بیٹا۔۔۔اب میں اپنے بیٹے کے سرپرسہرا سجا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔تو کیا چاہتا میں تیرے سر پر سہرا دیکھے بغیر مر جاؤں۔۔۔۔

اللہ نہ کرے دادا جان۔۔۔

تو پھر بیٹا جلدی سے اسی مہینے کام ختم کر کے آجا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دادا جان۔۔۔

شاباش میرا بچہ۔۔۔

اب تو کام کر اپنا۔۔۔دوسری طرف سے کال کٹ کردی گئی۔۔۔

زوار پریشانی سے اپنی انگلیاں ماتھے پر رگڑنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے زکیہ اور ضیاء صاحب کو نائلہ کے گھر کے باہر چھوڑا۔۔۔اور خود واپس گھر چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔

وہ دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔سامنے ہی نازش بیٹھی تھی۔۔۔انکو دیکھ کر کھڑی ہوگئی۔۔۔

جی آپ کون؟؟۔۔۔نازش نے انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھا۔۔۔

آپ اپنے شوہر کو بلا لائیں۔۔۔ہمیں آپ لوگوں سے بات کرنی ہے۔۔۔زکیہ نے کہا۔۔۔

کونسی بات۔۔۔

نائلہ کے رشتے کی۔۔۔

زکیہ بیگم کی بات پر نازش کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ آئی۔۔۔اس نے اپنے دماغ میں ان کو زلیل کرنے کا منصوبہ بنایا۔۔

جی آئیں۔۔۔آپ ادھر بیٹھیں۔۔نازش نے ان کو صوفے پر بیٹھنے کا کہا اور خود ارسلان کو بلانے چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ ارسلان کو اچھا خاصہ سمجھا بجھا کر لے کر آئی۔۔۔۔

ارسلان ان کے ساتھ رکھے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جی فرمائیں۔۔۔کیابات کرنی ہے آپ لوگوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔ارسلان نے ایسے ظاہر کیا جیسے وہ انکو نہیں جانتا۔۔۔

وہ بیٹا ہم۔۔۔نائلہ کا رشتہ مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔زکیہ بیگم نے کہا۔۔

ارسلان تو آگ بگولہ ہوگیا۔۔۔

کس منہ سے آئے آپ لوگ یہاں۔۔۔اپنے بیٹے کے کارنامے کا تو پتہ ہوگا آپکو۔۔۔

بیٹا۔۔آرام سے بات بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ضیاء صاحب نے بات کو سنبھالنے کیلیے کہا۔۔۔

نہیں ہوسکتی آرام سے بات آپ لوگوں سے۔۔۔۔شرم تو نہیں آئی آپ لوگوں کو یہاں آتے ہوئے۔۔۔۔۔

ارسلان نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔

اب تم بدتمیزی کر رہے ہو۔۔ضیاء صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا زکیہ بیگم بھی ان کے ساتھ آٹھ گئیں۔۔۔

مجھے تمیز مت سکھائیں آپ۔۔۔۔اور اگر زرا سی بھی غیرت ہو تو تودوبارہ ادھر قدم مت رکھیے گا۔۔۔یہ کہتے ہوئے ارسلان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

نازش نے انکو ایک نظر دیکھا اور وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زکیہ اور ضیاء وہاں سے نا امید گھر لوٹے۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو علی انکی طرف لپکا۔۔۔۔۔

امی بابا۔۔آپ لوگ اتنی جلدی آگئے۔۔۔کیا بات ہوئی وہاں۔۔۔۔علی نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جلدی جلدی کہا۔۔۔

ضیاء صاحب نے ایک نظر اسکو دیکھا اور بغیر کچھ کہے اندر چلے گئے۔۔۔

علی نے انکو جاتا دیکھا اور پھر زکیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا۔۔

امی بتائیں نا۔۔۔

علی۔۔۔انھوں نے پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔

نائلہ شائید تمہاری قسمت میں نہیں ہے۔۔۔۔اس کے بھائی نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی وہیں ساکت ہو گیا۔۔۔

لیکن امی۔۔۔

بیٹا۔۔۔صبر کرو اب تم۔۔۔میں تمھیں نائلہ سے اچھی لڑکی لے کر دونگی۔۔۔یہ کہہ کر وہ اندر چلی گئیں۔۔۔

علی وہیں کھڑا بس زمین کو گھورے جارہا تھا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ نائلہ کو وہاں سے کیسے نکالے۔۔۔وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

نائلہ کی بھابھی ہاتھ میں کھانا لیے ردوازہ کھول کر اندر داخل ہو
ئی۔۔۔۔۔نائلی بیڈ سے سر ٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔رو رو کر اس کی آنکھیں
سوج چکیں تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ چکے تھے۔۔۔

یہ لو۔۔۔کھانا کھا لو۔۔۔

نازش نے کھانے کی ڈش سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھے نہیں کھانا۔۔نائلہ نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی آواز کو اونچا رکھنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن کمزوری کی وجہ سے اس میں
اتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

نہیں کھانا تو نا کھاؤ۔۔۔۔۔۔

میں کونسا تمہاری منتیں کر رہی ہو۔۔۔۔

نازش جانے لگی۔۔۔۔لیکن پھر رک کر مڑی۔۔۔

آئے تھے تمہارے عاشق کے گھر والے آج۔۔۔۔۔

نائلہ نے چونک کر انکی طرف دیکھا۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔

تمہارے بھائی نے دھکے

مار کر باہر نکال دیا انکو۔۔۔۔۔۔اور آئندہ بھی آنے سے منع کر دیا۔۔

۔۔۔

نازش نے مرچ مصالحہ لگا کر کہا۔۔۔

نائلہ نے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

دیکھو بی بی۔۔۔۔۔۔۔ایسے رونے دھونے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔

میں تو کہتی ہوں اب جہاں تمہارا بھائی تمہارا رشتہ طے کردے۔۔۔۔۔۔۔چپ چاپ وہیں شادی کرلینا۔۔۔۔

اور بدنامی سنے کی ہمت نہیں ہے ہم میں۔۔۔۔

نازش اس پر لفظوں کے تیر چلاتی دروازہ بند کر کے لیے گئی۔۔

نائلہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

علی مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔۔۔۔تم چھڑا لو گے مجھے۔۔۔۔

نائلہ نے دل میں کہا۔

اتنی دیر سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے اسے بہت بھال لگ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے کھانے کی ڈش اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور کھانا کھانے لگی۔۔۔

دوسری طرف علی نائلہ کو وہاں سے نکالنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا۔۔۔

بالاج صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔

چوکیدار نے بالاج کو آکر بتایا۔۔۔۔

جولاؤنج میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔۔کوئی بوڑھا آدمی ہے

کہتا ہے آپ سے ملنا ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اندر بھیجو اسے۔۔۔۔۔

انھوں نے نظریں اخبار پر ہی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص

چلتا ہوا ان کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔۔

بالاج صاحب۔۔۔۔۔آواز پر بالاج نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔

ان کے چہرے کے تیور بدلے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔۔

میں صرف اپنی بیٹی کیلیے یہاں آیا ہوں۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔۔تمہاری بیٹی کی لاش تمھیں پہنچا دی جائے گی۔۔۔

نور دین پر تو جیسے کسی نے بم پھوڑ دیا ہو۔۔۔۔

ایسا مت کریں بالاج صاحب۔۔۔۔۔۔۔اس معصوم کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔

نور دین نے التجائی لہجے میں کہا۔۔

تمہارا تو قصور ہے نا۔۔۔تم نے میرے بیٹے کی جان لی تھی۔۔۔

بالاج نے پھنکارتے ہوئے کہا۔۔

میں نے آپ کے بیٹے کی جان نہیں لی تھی بالاج صاحب۔۔۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔تمھیں اسے مارتے ہوئے۔۔۔

بالاج نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جو آپ نے دیکھا۔۔۔وہ صرف آپکا دیکھایا گیا تھا

ویسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔

نور دین نے صفائی دینی چاہی۔۔۔۔۔

بقواس بند کرو اپنی۔۔۔۔

چوکیدار لے جاؤ اس کو یہاں سے اور دھکے مار کے یہاں سے نکال دو۔۔۔۔

بالاج نے چوکیدار پر حکم صادر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چوکیدار فورا آیا اور نور دین کو کھینچتا ہوا لے جانے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

بالاج صاحب ایک دفعہ میری بات سن لیں۔۔۔۔اس سے اب آپ کو بھی خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔

بالاج ہنوز غصے سے ہی اسکو دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔

لیکن میری بیٹی کو کچھ مت کہنا اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔

نوردین چیختا رہا۔۔اور چوکیدار اس کو کھینچتا ہوا۔باہر لا کر پٹخ دیا۔۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

کل سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔اس کو اب۔بھوک لگ رہی تھی۔۔

کچھ کھانے کی غرض سے وہ اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

باہر زوار صوفے پر بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے اس کو ایک نظر دیکھا اور کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

زوار نے اسے جاتے دیکھا۔۔۔۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

بھوک لگی ہے میری جان کو۔۔۔۔

زوار نے اسکو کچن سے کچھ ڈھونڈتے ہوئے دیکھا تو کہا۔۔

ہمممم۔۔۔۔

ہانیہ کو ناجانے کیوں شرمندگی ہوئی۔۔۔۔

میں باہر سے کھانا لادیتا ہوں۔۔۔۔۔

زوار یہ کہتے ہوئے باہر جانے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ہانیہ کے کہنے پر زوار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

میں خود بنالوں گی کھانا۔۔۔۔

ہانیہ نے کہا اور پھر سے کچھ ڈھونڈنے لگ گئ۔۔۔

زوار اس کے پاس آیا۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا۔۔۔

پہلے اس کے ہاتھ کو دیکھا رہا۔۔۔۔۔

اور پھر جلتی ہوئی سیگریٹ اس کے ہاتھ کے اوپر رکھ دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ کی توچیخ نکل گئ۔۔۔۔

آآآ۔۔۔۔۔۔۔۔زوار میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن زوار اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے سیگریٹ کو اس پر مزید دبانے لگا۔۔۔

۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔

زوار نے اسکی طرف دیکھ کر سیگریٹ کو دور پھینکا۔۔۔

اورہانیہ کا ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے مروڑ کر اسےخود سے قریب کیا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا نا۔۔۔

اب تمھاری آنکھوں میں آنسو نہ آئے۔۔۔۔

زوار نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہانیہ نے بمشکل اپنے آنسو روکے۔۔۔۔

آنسوؤں کا ایک پھندا اس کے گلے میں پھس گیا۔۔۔۔

زوار اسے قریب ہوا۔۔۔اتنا کہ وہ زوار کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

زوار پلیز۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

زوار اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

ہانیہ کچن سے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

اور رونے لگی۔۔۔

مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے میرے اللہ۔۔۔۔

ہانیہ روتے روتے سوچنے لگی۔۔۔۔

علی پریشانی سے اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

وہ نائلہ کو وہاں سے نکالنے کیلیے کچھ سوچ رہا تھا۔۔

اچانک اس کے زہن میں ایک ترکیب آئی۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

ہاں یہ طریقہ ٹھیک ہے۔۔۔لیکن اس کیلیے صحیح وقت کا انتظار کرنا پڑے گا۔۔

علی نے دل میں سوچا۔۔۔۔

دوسری طرف نائلہ جب رو رو کر تھک چکی تو اٹھ کر فریش ہو کر آئی۔۔۔

باہر جانے کیلیے دروازہ کھولا تو وہ لوکڈ تھا۔۔۔

دروازہ بند دیکھ کر نائلہ نے آنسو ضبط کیے۔۔۔۔

بھائی کو اتنا بھی یقین نہیں مجھ پر۔۔۔

وہ بیڈ کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔

یا اللہ۔۔۔پلیز جلدی سے علی کو بھیج دیں۔۔۔

آپ دیکھ رہے ہیں نا۔۔۔آپ کی یہ بندی اور نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔۔

یہ کہتے کہتے نائلہ نے بیڈ سے سر ٹکا لیا اور آنکھیں موندے لیں۔۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

زوار کھانا لے کر کچن میں آیا۔۔۔

ہانیہ اسوقت کمرے میں تھی۔۔۔

۔۔۔

اس نے کھانا برتنوں میں ڈالا۔۔۔۔۔اور برتن اٹھا کر کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ہانیہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

زوار نے اس کے سامنے جاکر کھانے کی ڈش رکھی اور اس کو بلایا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔کھانا کھا لو۔۔۔۔

ہانیہ نے آنکھیں کھول کر زوار کیطرف دیکھا پھر کھانے کی طرف اور دوبارہ آنکھیں بند کر۔۔کے اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار کی نظر ہانیہ کے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑی۔۔۔

زوار کو اپنے اندر سے ایک کرنٹ گزرتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

ہانیہ کی تکلیف دیکھ کر اسکو بھی تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔

کھانا کھا لینا۔۔۔۔

یہ کہتا زوار کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد ہانیہ نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

اور کھانے کی طرف دیکھ کر سوچا۔۔۔۔

اس نے تو اب سدھرنا نہیں ہے۔۔۔۔میں کیوں اپنا کھانا پینا چھوڑو۔۔۔

یہ سوچ کر ہانیہ نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔۔۔۔

زوار ہلکا سا دروازہ کھول کر اسے کھانا کھاتے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

اسوقت اسے ہانیہ پر ترس آیا۔۔

لیکن اگلے ہی پل اسکے زہن میں دادا کی بات آئی۔۔۔

"تم اسکے باپ کی وجہ سے ساری عمر یتیم رہے ہو"

یہ سوچ آتے ہی زوار نے دانت پیس کر ہانیہ کی طرف دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بالاج اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی فائلز چیک کر رہا تھا۔۔۔۔

اچانک نور دین کی باتیں اسکے دماغ میں آئیں۔۔

کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔جس سے مجھے خطرہ ہو۔۔

بالاج نے دل میں سوچا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ صرف خود کو بے گناہ ثابت کروانے کیلیے ایسا بول رہا ہو گا۔۔۔۔۔

بالاج نے سب خیالوں کو جھٹکا اور دوبارہ فائلز چیک کرنے لگا۔۔۔۔

لیکن دل کے کسی کونے میں ڈر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بالاج کے گھر سے آنے کے بعد نور دین اپنے کوارٹر میں آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

بالاج کو کچھ بھی بتانے سے پہلے اسے ہانیہ کو زوار کے چنگل سے آزاد کروانا

تھا۔۔۔۔

اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ اسوقت کہاں ہیں۔۔۔

پتا لگانے کیلیے اس نے نائلہ کے نمبر پر کال کی لیکن اسکا نمبر بند جارہا تھا۔۔۔۔

کچھ سوچ کر اس نے علی کو کال ملائی۔۔۔

کچھ دیر بعد کال پک کرلی گئی۔۔۔۔

حیلو۔۔۔۔۔علی بیٹا۔۔

علی نے جیسے ہی کال پک کی نور دین نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا انکل۔۔۔۔۔پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔۔ایک بہت بڑی مصیبت آگئی ہے۔۔۔

نور دین نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا انکل۔۔۔۔۔

علی بھی ہریشان ہوگیا۔۔۔۔

ایسے نہیں بیٹا۔۔۔۔تم کوارٹر آجاؤ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔۔علی نے اپنی پریشانی اس پر ظاہر نہ ہونے دی۔۔۔اور کال بند کر کے کوارٹر کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

نازش اور ارسلان کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔

نازش۔۔۔ارسلان نے کھانا روک کر نازش کی طرف دیکھا۔۔

نازش نے بھی کھانا روک کر اسکی طرف دیکھا۔۔

جی۔۔۔

نائلہ سے کہ دینا کل تیار رہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارسلان نے پھر سے کھانا شروع کردیا۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔

نازش نے سوالیہ نظروں سے ارسلان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نے اپنے ایک دوست کے بھائی کیلیے نازش کی بات کی تھی۔۔۔۔وہ لوگ کل دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔۔ارسلان نے سادہ سے انداز میں جواب دیا۔۔۔

نازش بھی خوش ہوگئی کہ بلا ٹلنے والی ہے۔۔۔۔

ویسے لڑکا کرتا کیا ہے۔۔۔۔

نازش نے اپنی انفارمیشن کیلیے پوچھنا چاہا۔۔۔۔۔

یہ جاننا تمہارے لیے اہم نہیں ہے۔۔۔۔۔

علی نے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہوگیا۔۔۔۔

نازش اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔۔۔۔

علی نور دین کے ساتھ اسکے کوارٹر میں موجود تھا۔۔۔

نور دین نے اس کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔

پہلے تو اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

جب نور۔دین اس کو یقین۔دلانے میں کامیاب ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔۔تو علی کو بھی ہانیہ کی فکر لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کیالگتا ہے وہ مار دے گا ہانیہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔

علی نے پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔مجھے اسی بات کا ڈر ہے۔۔۔۔۔بیٹا تم پلیز میری مدد کرو۔۔۔۔۔۔

پتانہیں میری بیٹی کس حال میں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔

بات کرتے کرتے

نور دین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔۔۔۔

علی نے انکو سنبھالا۔۔۔۔

آپ پریشان مت ہوں انکل۔۔۔۔۔۔

ہم اسکا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لیں گے۔۔۔۔۔

اور جہاں تک میں جانتا ہوں زوار کو تو وہ کم از کم کسی کی جان تو نہیں لے گا۔۔۔۔۔

تم لوگ نہیں جانتے اسکو بیٹا۔۔۔

تم لوگوں کے سامنے اس نے اپنا اصلی روپ دکھایا ہی کب تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور دین نے اداس لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ابھی آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔میں صبح تک کوئی حل نکال کر ضرور بتاؤں گا۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔۔۔

نور دین کو تسلی دے کر علی اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کو سب بتانے کے بعد نور دین کے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہوگیا۔۔۔۔۔

زوار بار بار ہانیہ کے جلے ہاتھ اور اس کے آنسوؤں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بار بار وہ اپنے دادا کا سوچ کر اپنے خیالوں کو جھٹک دیتا۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ خیال پھر اس کے دماغ پر حاوی ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

تنگ آکر وہ اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ہانیہ بیڈ کے ایک کونے میں لیٹی سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زوار ہانیہ کے ساتھ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

اسے معصوم سی سوتی ہوئی ہانیہ پر بہت پیار آیا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ چاہ کر بھی اپنے دل کو قابو نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

وہ یہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسوقت کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نےہانیہ کا جلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

ہانیہ کی تکلیف کاسوچ کر زوار کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ ہانیہ کے بالوں پر رکھا۔۔۔۔۔

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری ہانیہ------

میں یہ سب کرنا نہیں چاہتا------لیکن میں مجبور ہوں---

یہ میں نے نہ کیا تو میں دادا جان کو کیا منہ دکھاؤں گا----

زوار نے اسکے ہاتھ کو دوبارہ اسکے ساتھ رکھا----

اور اسکے ساتھ ہی اسکے کندھے سے سر ٹکا کر لیٹ گیا

کچھ دیر آنکھیں کھولے یونہی چھت کو تکتا رہا-----پھر آنکھیں بند کرلیں-----

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی آنکھیں بند کرنے کے بعد ہانیہ نے آنکھیں کھولیں---------

اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گرا---

پھر اس نے آنکھیں بند کرلیں----

آسمان پر ابھی رات کی اندھیری چھائی تھی--------

دور کہیں فجر کی اذانوں کی آواز آرہی تھی------

ہانیہ آنکھیں بند کیے اذانیں سن رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد جب اذان کی آواز آنابند ہوئی۔۔۔۔۔

اور تاریکی چھٹنے لگی۔۔۔۔۔

ہانیہ اٹھی اور وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

وضو کر کے واپس آئی۔۔۔۔۔۔

اورجاء نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نماز پڑھ کر فارغ ہوئی۔۔۔۔۔۔تو دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

تو آنکھیں بے اختیار چھلک پڑیں۔۔۔۔۔

یا اللہ!

میں نہیں جانتی میرے بابا نے زوار کے بابا کو کیوں مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن تو تو دیکھ رہا ہے نامیرے اللہ۔۔۔۔۔اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

زوار کا میرے ساتھ جو رویہ ہے اس کا مجھے دکھ ہے۔۔۔۔۔

لیکن میرا دل پھر بھی اسی کی طرف جھکا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی وہ مجھے قبول ہے۔۔۔

میرے مالک۔۔۔۔۔۔۔زوار کے دل سے ہر قسم کی دشمنی کو مٹادے اور اسے پہلے والا زوار بنا دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آمین۔۔۔۔۔

نماز پڑھ کر وہ فارغ ہوئی تو جاء نماز تہ کر کے رکھی۔۔۔۔۔

اور دوبارہ زوار کے پاس آکر لیٹ گئی۔۔۔۔

پیار سے اسکے چہرے کو دیکھا اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر سوگئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

علی نے ساری رات کشمکش میں گزاری دی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک طرف نائلہ تو دوسری طرف ہانیہ کو بچانا تھا۔۔۔۔

کچھ فیصلہ کرکے وہ رات کو سو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح اٹھا تو سب سے پہلے ایک دوست کو کال کی۔۔۔

اسے نائلہ کے گھر کا پتا بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ایک ایک پل کی خبر چاہیے۔۔۔۔۔کون گھر میں آرہا ہے۔۔۔۔۔۔کون جارہا ہے۔۔۔سب کی خبر پہنچاتے رہنا بس۔۔

میں ساری عمر تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احسان کیسا علی بھائی۔۔۔۔۔۔۔

آپ بس بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔۔

فون کی دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔۔

علی نے شکریہ کہ کر کال بند کی اور ایک سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

نور دین کو کال ملائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تھوڑی دیر میں کوارٹر پہنچ رہا ہوں انکل۔۔۔۔

آپ وہیں رہیے گا۔۔۔۔۔۔

نور دین کو کہتے اسنے کال بند کی اور فریش ہو کر کوارٹر کی طرف نکل گیا۔۔۔۔

نازش دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔اس کے ہاتھ میں ایک شاپر تھا۔۔

نائلہ اس کو دیکھ کر کھڑی ہوگئی----

نازش نے شاپر بیڈ پر پھینکا-------------

جلدی سے یہ کپڑے پہن کر تیار ہو جاؤ-----

نازش یہ کہ کر جانے لگی----

لیکن کیوں؟؟

نائلہ نے وجہ پوچھنی چاہی---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نازش اس کی طرف مڑی اور ایک طنزیہ نظر سے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا---------

تمہیں دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں اسی لیے------

نازش نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا------

نہیں---------میں نہیں تیار ہونگی----

آپ لوگ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ-------

نائلہ نے مزاحمت کی---

نازش اس کے قریب آئی---اور اس کے گالوں کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر

بھینچ دیا۔۔۔

سنو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں تو شکر کرنا چاہیے کہ تم جیسی بد کردار عورت کو بھی کوئی قبول کر رہا ہے۔۔۔۔۔

نائلہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر نازش کے ہاتھ پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اب چپ چاپ تیار ہوجاؤ۔۔۔۔۔۔۔نہیں تو تمہارے بھائی کو ایسی پٹیاں پڑھاؤں گی کہ وہ تمھیں گھر سے ہی نکال دے گا۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے نازش نے اس کو چھوڑا

اور اس کو گھورتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

نائلہ وہیں بیٹھ کر رو دی۔۔۔۔

پھر خود کو سنبھالتی اٹھی

اور کپڑے اٹھا کر واشروم کی طرف چلی گئی۔۔۔

علی نور دین کے ساتھ کوارٹر میں موجود تھا۔۔۔۔۔

نور دین پریشان سا بیٹھا اس کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔۔۔کیا سوچا تم نے۔۔۔۔

نور دین نے خود ہی بات شروع کی۔۔۔۔۔۔۔

انکل۔۔۔۔ہمیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ زوار ہانیہ کو کہاں لے کر گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں سب سے پہلے یہی پتا لگوانا ہے۔۔۔۔

لیکن۔۔۔بیٹا ہم یہ کیسے پتا لگوائیں گے۔۔۔۔

آپ کو ایک دفعہ پھر بالاج کے گھر جا کر انھیں ساری سچائی بتانی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہیں ہمیں بتا سکتے ہیں کہ زوار اور ہانیہ کہاں ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔میں ایک دفعہ پھر انکو بتانے کی کوشش کروں گا۔

۔۔۔۔۔۔۔

علی پھر انکو مدد کی تسلی دے کر گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

زوار کی صبح آنکھ کھولی تو اس نے ہانیہ کو اپنے پر لیٹے دیکھ کر حیرانی ہوئی۔۔۔

اس نے ہانیہ کے سر کو اپنے کندھے سے اٹھا کر بیڈ ہر رکھا۔۔۔۔۔۔۔

اور اپنی رات والی بات کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

اس نے یہ قبول تو کرلیا تھا کہ وہ ہانیہ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اپنے دادا کی وجہ سے وہ کبھی اس بات کا اعتراف نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

اس نے ایک نظر ہانیہ کو دیکھا۔۔۔۔

اسی وقت اس کے موبائل کی گھنٹی بجنے لگی۔۔۔۔

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔دادا جان کی کال تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔

اس نے کال پک کی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔۔

زوار بیٹا۔۔۔۔۔

تم سے ایک کام کہا تھا اور وہ بھی تم سے نہیں ہو رہا۔۔۔۔

دادا جان تو زوار جے کال پک کرتے ہی شروع ہوگئے۔۔۔۔

دادا جان۔۔۔میں کر رہا ہوں کام۔۔۔۔۔۔

کب ختم ہو گا یہ کام۔۔۔۔

وجاہت شادی کیلیے جلدی کر رہا ہے۔۔۔۔اور میں اسکو منع نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔

اگر تم نے اس لڑکی کو مار کر بدلہ نہ لیا۔۔تو میرا سر شرم سے جھک جائے گا۔۔۔

اور تمہارے باپ کی روح کو بھی سکون نہیں مل پائے گا۔۔۔۔

بالاج نے اسے اکسانے کی کوشش کی۔۔۔۔کیونکہ انھیں کئی دنوں سے زوار کا رویہ تبدیل لگ رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار کی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر خون اتر آیا۔۔۔۔

وہ پھر سے وہی زوار بن گیا۔۔۔جس نے ہانیہ سے بدلہ لینا تھا۔۔۔

آپ فکر مت کریں دادا جان۔۔۔۔۔

اب یہ کام بہت جلدی ہو جائے گا۔۔۔۔۔

زوار نے غیر ارادی طور پر ایک نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیتا رہ میرا بیٹا۔۔۔۔اب جلدی سے یہ کام کر کے آ۔۔۔۔

میں آج ہی سے تیری شادی کی تیاریاں شروع کرواتا ہوں۔۔۔۔

میں نے وجاہت کو اسی ہفتے کا بول دیا ہے۔۔

لیکن دادا جان۔۔۔۔

اس بات پر زوار نے اعتراض کرنا چاہا۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔۔بہت مان سے میں نے اسکو ہاں کی ہے۔۔۔۔

کیونکہ مجھے یقین ہے تم مجھے شرمندہ نہیں کروگے۔۔۔۔۔

داداجان ایموشنلی بلیک میلنگ پر اتر آئے تھے۔۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔۔

زوار بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

اس کے بعد کال بند کر دی گئی۔۔۔۔۔۔

زوار پریشانی سے اپنے بال بگاڑنے لگا۔۔۔۔

وہ غصے سے کمرے میں گیا۔۔۔

ہانیہ ابھی سو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنا پسٹل نکالا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔۔

ایک نظر ہانیہ پر ڈالے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نازش نائلہ کو لینے اوپر آئی۔۔۔۔۔

سبز رنگ کا سوٹ پہنے ،بلکل سادہ سے حلیے میں ،سر پر دوپٹہ کیے وہ نازش کے ساتھ جانے کیلیے تیار کھڑی تھی۔۔

دل میں ابھی بھی کہیں یہ امید تھی کہ علی اس کو لے جانے لازمی آئے گا۔۔۔

نازش نے اسکو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔

نازش پہلے تو نائلہ کو لے کر کچن میں گئی۔۔۔

ایک ڈش نائلہ کے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔۔۔جس میں چائے اور دوسرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوازمات رکھے گئے تھے۔۔۔۔۔

پھر اس کو لے کر باہر آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب مہمان موجود تھے۔۔۔۔

ارسلان اپنے دوست سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

جو اپنے بھائی کیلیے نائلہ کا ہاتھ مانگنے آیا۔۔۔۔۔

اس کا بھائی شہر میں اپنے برے کاموں کی وجہ سے کی وجہ سے مشہور تھا۔۔۔۔۔۔اور ان پڑھ بھی تھا

لیکن ارسلان نے نائلہ کو اپنے سر سے اتارنے کلیے یہی مناسب سمجھا۔۔۔۔

لڑکے کے ماں باپ بھی وہیں موجود تھے۔۔۔۔۔

نائلہ نے ٹرے انکے سامنے لاکر رکھی۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔

لڑکے کی ماں نے تعریفیں کرنا شروع کردیں۔۔۔۔

نائلہ جب سب کو چائے دے چکی تو انھوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔۔۔

نائلہ نے ایک دفعہ ارسلان کو دیکھا۔۔

اور ان کے ساتھ جاکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔۔۔بھئی ہم تو اب صبر نہیں کر سکتے۔۔۔۔

لڑکے کی ماں نے بے صبری دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔۔آپ کی امانت ہیں جب چاہے لے جائیں۔۔

ارسلان نے انکوبڑھاوا دیا۔۔۔۔

نائلہ ابھی بھی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہم لوگ شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

ارسلان کے دوست لے چاپلوسی کے انداز میں کہا۔۔۔

جب آپ لوگ کہیں گے ہم راضی ہیں۔۔۔

ارسلان انکی ہاں میں ہاں ملائے جارہا تھا۔۔

نازش بھی دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ہم اسی ہفتے شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

لڑکے کی ماں بولی۔۔۔

اور سب جواب طلب نظروں سے ارسلان کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

ارسلان نے نازش کو دیکھا۔۔۔

اس نے بھی اشارے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔

ارسلان نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔۔۔

نائلہ نے حیرانی سے سر اٹھا جر اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔

وہ تو اسکی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

نائلہ نے خود کو بہت بے بس محسوس کیا۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھی اور کمرے میں چلی گئی۔۔۔

علی کو نائلہ کے رشتے کی خبر ہوئی۔۔۔۔تو اسکی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا

اسے جلدی ہی اب کچھ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

ہریشانی سے وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر گھومنے لگا۔۔

۔۔۔۔

آخر کار اس نے ایک فیصلہ لیا اور جلد ہی اس پر عمل کرنے کا سوچا۔۔۔۔

نور دین ایک دفعہ پھر بالاج کے گھر کے دروازے پر موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

چوکیدار نے اسکو اندر آنے سے منع کردیا۔۔۔

لیکن نور دین نے اسکی منت سماجت کی کہ ایک دفعہ بالاج صاحب کو جاکر بول دیں کہ اس نے بہت اہم بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

چوکیدار بالاج کے پاس گیا۔۔۔۔۔

بالاج پہلے تو سوچ میں پڑ گیا

پھر اسکو اندر آنے کی اجازت دے دی۔۔۔۔۔

چوکیدار کے کہنے پر نور دین اندر آیا۔۔۔۔۔۔۔

بالاج نے ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔

کیا لینے آئے ہو اب تم یہاں۔۔۔۔۔

بالاج صاحب

میں آپ کو ایک بہت ضروری بات بتانے آیا ہوں۔۔۔۔

آپ اب تک منیر کا قاتل مجھے ہی سمجھتے آئیں ہیں۔۔۔

اور اس غلط فہمی کی سزا میری بیٹی بھی بھگت رہی ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن منیر کا قتل میں نے نہیں کسی اور نے کیا تھا۔۔۔۔جس سے آپ کو بھی خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

آخری بات پر بالاج نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ اپنے تجسس کو قابو میں نہ رکھ سکے۔۔۔۔

کون ہے وہ۔۔۔

نور دین نے بتانا شروع کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج صاحب کے دو بیٹے تھے

بڑا بیٹا منیر۔۔۔۔۔اور اس سے چھوٹا شاویز۔۔

۔۔۔۔۔

منیر بہت زہین اور سمجھدار تھا۔۔۔۔۔بالاج صاحب اسے بیت پسند کرتے تھے۔۔۔

بالاج صاحب شاویز کو بھی بیٹوں کی طرح پیار کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس نے ہمیشہ منیر کی زہانت اور بالاج کا اس سے پیار دیکھ کر ہمیشہ اس

سے حسد کی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں کی شادی اپنی کزنز سے ہوئی۔۔۔۔۔

منیر کی شادی اپنی خالہ کی بیٹی نمرہ سے

جبکہ

شاویز کی شادی اپنے چاچا کی بیٹی نادیہ سے ہوئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منیر اور نمرہ کو اللہ نے ایک بیٹے سے نوازا تھا۔۔۔۔۔۔

بالاج صاحب نے اسکا نام زوار رکھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

سب لوگ ہی زوار کی پیدائش پر خوش تھے سوائے شاویز کے۔۔۔۔

اس کی حسد میں تو یہ دیکھ کر اور اضافہ ہو گیا تھا کہ منیر کا ایک بیٹا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔

شاویز کی کوئی اولاد نہ ہو پائی بہت علاج کروایا لیکن ڈاکٹروں نے شاویز میں ہی کھوٹ ظاہر کیا۔۔۔۔۔

بالاج صاحب کا ایک ملازم تھا۔۔۔۔نور دین اپنی بیوی اور ایک بیٹی ہانیہ کے ساتھ ان کے گھر میں ہی رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

رفتہ رفتہ بالاج صاحب آفس کا سارا کام منیر کے حوالے کرتے گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔

شاویز کو بھی انھوں نے ایک دو موقع دے کر دیکھا تھا۔۔۔

لیکن وہ انتہائی لا پرواہ ثابت ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن بدن شاویز کی نفرت منیر کیلیے بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یہی سوچتا تھا کہ ابھی سب کچھ سارے اختیارات منیر کے پاس ہونگے اور اس کے بعد اس کے بیٹے کے پاس۔۔۔۔اس کے ہاتھ کبھی کچھ نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسی نفرت کی آگ میں جلتے جلتے اس نے ایک دن اپنے سگے بھائی کو مارنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور دین اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ اپنے کوارٹر میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔

کہ اچانک شاویز دروازہ کھولے اندر آیا۔۔۔۔

صاحب آپ۔۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر نور دین کھڑا ہو گیا۔۔۔

شاویز کے ہاتھ میں دو پستول دیکھ کر وہ ڈر گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاویز نے ایک خالی پستول نور دین کی طرف بڑھائی۔۔۔۔

اور ایک پستول کو اس کی بیوی کے سر پر رکھا۔۔۔

اس وقت باہر بادل گرج رہے تھے اور بارش ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

یہ پستول پکڑو۔۔

لیکن صاحب۔۔۔۔نور دین نے مزاحمت کی۔۔

میں نے کہا پکڑو نہیں تو تمہاری بیوی اور بیٹی کو یہیں پر مار دوں گا۔۔۔۔

شاویز نے دھمکی دینے کے انداز میں کہا۔۔

نور دین نے کانپتے ہاتھوں سے پستول لی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔۔کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور دین نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

مارنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

شاویز نے ابھی بھی نور دین کی بیوی پر بندوق تان رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس کو۔۔۔۔۔۔۔۔

منیر کو۔۔۔۔۔۔

شاویز کے اس جواب ہر نور دین نے آنکھیں پھاڑ کر اس کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک لمحے کیلیئے تو اس نے سمجھا کہ اس نے غلط سنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے شاویز کی بات پر وہ ہوش میں

آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔

جلدی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔وہ آتا ہی ہوگا۔۔۔۔

صاحب میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔

نہیں تو تمہاری بیوی اور بیٹی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔

شاویز نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ باہر۔۔۔۔۔۔۔

شاویز کے زرا چیخ کر کہنے پر نور دین پریشان ہوتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بیوی اور بیٹی کو دیکھتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد شاویز نے سیدھا بالاج کے پاس آ کر کہا کہ اس نے ابھی ابھی نور دین کو ہاتھ میں پستول اٹھائے باہر جاتے دیکھا۔۔۔۔۔

بالاج صاحب فکر مندی سے اس کے پیچھے چل دیے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاویز نے بھی چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ لے کر اپنی پستول ہاتھ میں لی اور باہر نکل گیا

منیر رات کی بزنس پارٹی سے واپس آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ گھر سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔۔۔۔۔۔

کہ نور دین آکر اس کی گاڑی سے ٹکرایا۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر منیر گاڑی سے باہر آیا۔۔۔۔۔۔بارش شروع ہوچکی تھی

نور دین۔۔۔۔۔۔۔تم اسوقت۔۔۔

منیر نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ نور دین نے پستول اس پر تان دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مار دوں گا میں آپکو۔۔۔۔۔۔

ماردوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس یہی کہے جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے تو بس اپنی بیوی اور بیٹی کی فکر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور دین کے ایسے بدلتے تیور دیکھ کر منیر نے وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا

اور وہاں سے دوڑ لگادی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور دین بھی اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔۔

گولی اس سے چلائی نہیں جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بالاج نے نور دین کو بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔۔

شاویز بھی ان تینوں کے ساتھ ساتھ تھا۔۔۔۔۔

اچانک

اس نے منیر کا نشانہ لیا اور گولی چلادی۔۔۔

گولی سیدھا منیر کے سر میں جاکر لگی۔۔۔۔

وہ وہیں پر گر کر ساکت ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور دین کے ہاتھ سے پستول گر گیا۔۔۔۔۔۔

تب تک بالاج اس تک پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

انھوں نے ٹارچ کی لائٹ اس کے منہ پر ماری۔۔۔۔

نور دین تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انھوں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ

نور دین پریشانی سے بولا۔۔۔۔

میں نے نہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ اس نے

نور دین نے شاویز کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے دوڑ لگادی۔۔۔۔۔۔

بالاج صاحب اسکو پکڑنے کیلیے اس کی پیچھے بھاگے۔۔۔۔۔

لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔۔۔۔

ہاں سے بھاگ کر نور دین دوسرے راستے سے کوارٹر آیا۔۔۔۔۔۔

اپنی بیوی بچوں کو وہاں سے لیا اور دوسرے شہر بھاگ گیا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات ختم کرکے نور دین نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

بالاج صاحب تو سکتے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں وہ خود کو سنبھالتے اٹھے۔۔۔۔

تو شاویز نے اپنے ہی سگے بھائی کا قتل کر دیا۔۔۔۔

انھوں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اسی وقت شاویز اندر داخل ہوا۔۔۔۔

بالاج کی آخری بات وہ سن چکا تھا۔۔۔

اور نور دین کو وہاں دیکھ کر اسے یقین ہوگیا تھا کہ وہ ساری سچائی بتا چکا ہے۔۔۔

۔۔۔۔

وہ وہاں سے بھاگنے لگا۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے نوردین نے اسے دبوچ لیا۔۔۔۔

بالاج صاحب اس کے پاس آئے اور ایک زور دار تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔۔۔

آج انکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔

انھوں نے غصے سے چوکیدار کو بلایا۔۔۔۔

چوکیدار بھاگتا ہوا وہاں آیا۔۔۔۔

پولیس کو بلاؤ جلدی۔۔۔۔

بالاج صاحب کے حکم پر چوکیدار نے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ نور دین کو شاویز کو پکڑے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا۔۔۔۔۔

اس بار بالاج نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

چوکیدار نے جلدی سے پولیس کو فون ملایا۔۔

لے جائیں اس قاتل کو۔۔۔

بالاج صاحب نے شاویز کو انکے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کس جرم میں۔۔۔۔۔

ایک پولیس افسر نے پوچھا۔۔۔

اپنے بھائی کے قتل کے جرم میں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج صاحب کی آنکھیں لال ہوچکی تھی۔۔۔۔۔

ہم انھیں کسی ثبوت کے بغیر کیسے لے جائیں۔۔۔۔

یہ ہے چشم دید گواہ۔۔۔

بالاج نے نور دین کی طرف اشارہ کرکے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

شک کی بناء پر ہم انکو لے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن آپکو یہ سب عدالت میں آکر کہنا پڑے گا۔۔۔۔

پولیس افسر اب نور دین سے مخاطب تھا۔۔۔

۔۔۔۔

نور دین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

پولیس شاویز کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

بالاج صاحب کا سر چکرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گرنے ہی والے تھے کہ نور دین نے انھیں سنبھال کر بٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج صاحب نے معافی طلب نظروں سے نوردین کی طرف دیکھا۔۔

ان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے نور دین نے کہا۔۔۔

بالاج صاحب۔۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔

تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔

اس کو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

بالاج صاحب نے اسکو تسلی دی اور زوار کو کال ملانے لگے۔۔۔۔

اس کا نمبر مسلسل بند جارہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کی جب آنکھ کھلی تو اسوقت دوپہر سے اوپر کاوقت ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا تو جلدی سے اٹھی

منہ ہاتھ دھوکر باہر آئی۔۔۔

اسے زوار کہیں نہیں دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ پورے گھر میں اسکو ڈھونڈتی رہی۔۔۔۔لیکن پھر یہ سوچ کر ناشتہ بنانے چلی گئی کہ شائید وہ کہیں باہر گیا ہو۔۔۔۔۔

زوار عجیب کشمکش کی حالت میں گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے وجہ سڑکوں پر گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

سوچ سوچ کر اسکا سر پھٹا جارہا تھا۔۔۔۔۔

نا سمجھی کے عالم میں اپنا موبائل اٹھایا جو آف تھا۔۔۔۔

اس نے جلدی سے موبائل آن کیا اور کنزہ کا نمبر ملایا۔۔۔۔۔۔

زوار کا نمبر دیکھ کر کنزہ نے جلدی سے کال اٹھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔زوار۔۔

اپنی خاص ادا کے ساتھ اس نے کہا۔۔۔۔

کنزہ۔۔۔۔۔۔مجھے آج رات ملنا ہے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

تم آسکتی ہو۔۔۔۔

کنزہ کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔۔۔۔۔اس نے زوار کی اس بات کا غلط مطلب لے لیا۔۔۔۔

کیوں نہیں مل سکتی۔۔۔۔

تم بس یہ بتاؤ کہاں ملنا ہے۔۔۔۔۔۔

میرے فلیٹ میں۔۔۔۔

میں تمھیں اس کا ایڈریس بھیجتا ہوں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔میں پہنچ جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنزہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زوار نے اسکی اگلی کوئی بات نہیں سنی۔۔۔۔۔

اور کال بند کر کے اس کو ایڈریس بھیجنے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی کو جب سے نائلہ کے رشتے کا پتہ چلا تھا۔۔۔

وہ تب سے نائلہ کو وہاں سے نکالنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اس وقت کافی رات ہوچکی تھی۔۔۔۔

علی اپنے گھر سے نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر نائلہ کے گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی گاڑی نائلہ کے گھر سے تھوڑی پیچھے روکی۔۔۔۔۔

اور پیدل ہی اس کے گھر تک آیا۔۔۔۔۔۔

دیوار پھلانگ کر وہ اندر آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا رخ اب نائلہ کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔۔

جہاں وہ پہلے سیڑھی سے چڑھ کر گیا تھا۔۔۔

آج بھی اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔۔۔۔۔

نائلہ اپنے کمرے میں کھڑی کسی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔

نائلہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

تو علی اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکی چیخ نکلنے ہی والی تھی کہ علی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔نائلہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

علی کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

علی نے نائلہ کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔۔

نائلہ بے یقینی سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

علی تم آگئے۔۔۔۔۔

نائلہ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گرا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے اپنے ہاتھ سے اسکا آنسو صاف کیا۔۔۔۔

بسس۔۔۔۔۔بہت رولیا میری جان نے۔۔۔

اچھا چلو جلدی چلو۔۔۔۔۔۔نہیں تو کوئی آجائے گا۔۔۔۔۔

علی نے اسکو جلدی سے اپنے ساتھ آنے کو کہا۔۔۔

نائلہ علی کے ساتھ جانے ہی لگی کہ ایک سیکنڈ کیلیئے روکی۔۔۔۔

ایک منٹ علی۔۔۔۔

علی نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

نائلہ نے ایک پین اور کاغذ اٹھایا۔۔۔۔۔

اس پر کچھ لکھا اور کاغذ کو وہیں چھوڑ کر علی کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

وہ دونوں سیڑھیوں سے نیچے اتر کر دیوار پھلانگ کر باہر آئے اور علی کی گاڑی میں آکر بیٹھ گئے۔۔۔

علی نے اپنی گاڑی کا رخ کورٹ کی طرف کیا۔۔۔۔

کنزہ کب سے فلیٹ میں بیٹھی زوار کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

لیکن زوار تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

وہ ابھی واپس جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسے دروازہ کھولتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اس نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھول کر زوار جھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔

زوار اتنی دیر کیوں لگا دی تم نے۔۔۔۔۔۔

کنزہ کے پوچھنے پر زوار نے اپنی لال آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا۔۔۔۔۔۔

بس دیر ہوگئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار کے منہ سے شراب کی سمیل آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔تم یہ بتاؤ کیا بات کرنی تھی تم نے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

کنزہ اپنے مطلب کی بات سنناچاہتی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

کونسی بات۔۔۔۔

زوار نے آدھی آنکھیں کھولے نا سمجھیسے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

کنزہ نے عجیب سی نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔

وہی بات زوار جو کرنے کیلیے تم نے مجھے یہاں بلایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

زوار نے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

اچانک زوار کی سسکیوں کی آواز آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

زوار کیا ہوا۔۔۔۔

کنزہ نے پریشانی سے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

تم رو کیوں رہے ہو زوار۔۔۔۔

کنزہ کو بھی اب پریشانی ہونے لگی۔۔۔۔۔

میں نہیں چھوڑ سکتا اس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اسکو نہیں مارنا چاہتا۔۔۔۔

روتے روتے زوار ہانیہ کے بارے میں باتیں کرنے لگا۔۔۔۔

کس کو۔۔۔۔۔

ہانیہ کو۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کا نام سن کر کنزہ کے چہرے پر ناگواری آئی۔۔۔۔

تم کیوں نہیں مار سکتے اس کو۔۔۔۔۔۔۔

اپنی طرف سے اس نے بیت دانشمندانہ سوال کیا

مجھے نہیں پتا چلا مجھے کب پیار ہوگیا اس سے۔۔۔۔۔۔

لیکن میں نے اسکو نہیں مارا تو دادا کیا کہیں گے کنزہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح کنزہ کی طرف دیکھے پوچھے جارہا تھا۔۔۔۔۔۔

کنزہ کو اسکی حالت خراب ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

دادا کچھ نہیں کہیں گے زوار۔۔۔۔۔۔۔۔تم ٹینشن نہ لو۔۔۔۔

کنزہ نے اسے سنبھالتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔۔

زوار یہی بات کرتے کرتے سو گیا۔۔۔۔۔۔۔

کنزہ نے ایک نظر سوتے زوار پر ڈالی۔۔۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

نکاح کے بعد علی نائلہ کو گھر لے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضیاء اور زکیہ پریشان بیٹھے علی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی رات کو انکو بتائے بغیر نکل آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اب اسی پریشانی میں بیٹھے تھے کہ علی کوئی غلط کام نہ کردے۔۔۔۔۔

اتنے میں علی نائلہ کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

زکیہ اور ضیاء پریشانی سے اسکی طرف آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی کواس کے ساتھ دیکھ کر ان دونوں نے سوالیہ نظروں سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

یہ نائلہ ہے۔۔۔۔۔شادی کرلی ہے ہم نے۔۔۔۔

علی نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

زکیہ اور ضیاء نے صدمے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

انکو یقین نہیں آرہا تھا کہ انکا بیٹا ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔

وہ ابھی سکتے کے عالم میں ہی کھڑے تھے کہ علی نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔بابا۔۔۔

میں جانتا ہوں میرا طریقہ غلط ہے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسکے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائلہ کا بھائی اسکی شادی کروانے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ پلیز ایک بار۔۔۔۔۔صرف ایک بار مجھے معاف کردیں۔۔

اور اپنے بیٹے کی خاطر نائلہ کو قبول کرلیں۔۔۔۔۔

علی انکو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ذکیہ اور ضیاء نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

غلطی تو ان کابیٹا کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اب وہ اس کی بات نا مان کر اسکو کوئی اور غلطی کرنے کا موقعہ نہیں

دے سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں پیار سے علی کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔۔۔۔امی بابا۔۔۔۔

علی خوش ہوتا اپنے بابا کے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ذکیہ نے بھی پیار سے نائلہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

کنزہ غصے سے گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجاہت بیٹھے اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں گئی تھی اتنی رات کو تم۔۔۔۔۔۔۔

وجاہت نے اٹھ کر قدرے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

زوار سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔۔۔

لاپروائی سے کنزہ نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بھی کوئی وقت ہے ملنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادا پلیز مجھے کوئی بحث نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔

آپ بس زوار کے دادا کو رشتے سے انکار کردیں۔۔۔۔

میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہ کر کنزہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

وجاہت صاحب کی آواز پر وہ مڑی۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اسکو ہانیہ سے پیار ہوگیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں اب اسکی زندگی میں جگہ نہیں بنا سکتی۔۔۔۔۔۔۔

کنزہ نے دکھ سے کہا۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔۔۔وجاہت نے اسکو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز دادا۔۔۔۔۔۔

آپ بس جتنی جلدی ہو سکے

انھیں منع کردیں۔۔۔۔۔۔

یہ کہ کر کنزہ بغیر مڑے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وجاہت صاحب اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔

رات کو ہانیہ زوار کا انتظار کرتی رہی۔۔۔۔۔

طرح طرح کے وسوسے اسکے دل میں آرہے تھے۔۔۔

وہ جیسا بھی تھا۔۔۔

تھا تو اس کا شوہر۔۔۔۔

ہانیہ نے دل میں زوار کی سلامتی کی دعا کی۔۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔۔وہ جہاں بھی ہے۔۔۔۔ صحیح سلامت رہے۔۔۔۔۔

یہ دعاکر کے ہانیہ نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

اور ناجانے رات کے کس پہر اسے نیند آگئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح ہوئی تو نازش ناشتہ دینے نائلہ کے کمرے میں آئی۔۔۔

نائلہ اسکو سامنے نہ دیکھی۔۔۔۔اس نے سوچا واشروم میں ہوگی

لیکن اس کا دروازہ بھی کھلا تھا

پریشانی سے نازش نے چلا کر ارسلان کو آوازیں دینا شروع کردیں۔۔۔۔

ارسلان۔۔۔۔۔۔ارسلان۔۔۔

جلدی آئیں۔۔۔۔

اسکی آواز پر ارسلان بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔کیوں چلا رہی ہو۔۔۔۔۔۔

ارسلان۔۔۔۔نائلہ بھاگ گئی۔۔۔۔

ارسلان نے سر پر جیسے کسی نے بم پھوڑ دیاہو۔۔۔۔

کیا کہ رہی ہو تم۔۔۔

میں نے پورے کمرے میں دیکھ لیا۔۔۔۔۔وہ کہیں نہیں ہے۔۔۔اور کمرے کا دروازہ بھی بند تھا۔۔۔۔

ارسلان نے پریشانی سے اپنے بالوں کو مٹھی میں لیا۔۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر اس کاغذ پر پڑی۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کاغذ اٹھایا۔۔۔۔۔

جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ

میں علی کے ساتھ جارہی ہوں۔۔۔۔آپ لوگ پلیز میرے پیچھے مت آیئے گا۔۔۔۔

اور مجھے معاف کردیجیئے گا بھائی۔۔۔۔

ارسلان نے خط پڑھا اور غصے سے پھاڑ دیا۔۔۔۔۔

ایک نظر اس نے نازش پر ڈالی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بھی پریشان سی کھڑی تھی دونوں کو رشتے والوں کی پرواہ تھی۔۔۔۔

لیکن اب تو کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔

زوار کی صبح آنکھ کھولی تو اس نے خود کو فلیٹ میں پایا۔۔۔۔

آنکھیں ملتا ہوا وہ اٹھا۔۔۔رات کا پورا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔۔

نشے میں وہ ناجانے کیا کیا بول گیا تھا۔۔۔۔

کنزہ کیا سوچ رہی ہوگی۔

یہی خیال اس کے ذہن میں آیا۔۔۔۔۔

لیکن اس نے اپنے اس سوال کو جھٹکا اور فریش ہوکر باہر نکل گیا۔۔۔

اپنے دماغ میں اس نے یہی ٹھان لی کہ اس نے آج اپنا مقصد پورا کرنا ہے۔۔

بالاج صاحب رات سے زوار کو کال ملا رہے تھے لیکن پہلے تو اسکا نمبر بند جارہا تھا۔۔۔۔جب نمبر آن ہوا تو وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

بالاج صاحب اور نور دین پریشانی سے اسکا حل سوچ ہی رہے تھے کہ بالاج صاحب کے فون پر وجاہت کی کال آنے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو وجاہت۔۔۔۔خیریت ہے

بالاج صاحب نے اپنی پریشانی چھپاتے ہوئے کہا۔۔

ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔

جی بولو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔

کنزہ نے رشتے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔

وجاہت کو لگا تھا وہ بہت واویلا کریں گے۔۔۔لیکن انکے اسطرح آرام سے پوچھنے پر وہ خود حیران ہوا۔۔

آپ کے پوتے نے کل اس کو ملنے کیلیے بلایا۔۔جب واپس آئی تو رشتے سے انکار کردیا۔۔۔

لیکن کوئی وجہ تو ہوگی۔۔۔

بالاج صاحب نے وجہ جاننی چاہی۔۔۔

اس نے کہ دیا ہے کہ آپ کے پوتے کے دل میں صرف وہ ہانیہ ہے۔۔۔۔۔۔اسی لیے اب وہ آپ کے پوتے کی زندگی میں نہیں آناچاہتی۔۔۔۔

وجاہت نے بات ختم کرکے کال بند کردی۔۔۔۔

بالاج صاحب نے فون کی طرف دیکھا اور پھر نور دین کی طرف۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔صاحب جی۔۔۔۔نور دین نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ہمیں وہاں جانا ہوگا۔۔۔نور دین۔۔

جلدی چلو۔۔۔۔بالاج صاحب نے اٹھ کر باہر جاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور دین بھی انکے ساتھ چل دیا۔۔۔

زوار جب گھر پہنچا تو اسے ہانیہ کہیں نہ دیکھی۔۔۔۔

اس کے دماغ پر اب صرف ہانیہ کو مار کر اپنے دادا کی نظر میں سرخرو ہونا سوار تھا۔۔۔۔۔

وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اگر اس نے ہانیہ کو نہ مارا تو وہ اپنے باپ کا بدلہ نہیں

لے پائے گا اور سب اسکو بزدل سمجھیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی جیب میں رکھی پسٹل نکالی اور ہانیہ کو ڈھونڈنے باہر چلا گیا

۔۔۔۔۔۔

ایک جگہ اسے ہانیہ کھڑی ہوئی نظر آئی وہ اس کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

دل بار بار اسکو روک رہا تھا۔۔۔یہ غلط ہے کی صدائیں لگا رہا تھا۔۔۔

لیکن اسوقت صرف دماغ کی سن رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ اپنی سفید رنگت ہر،سفید رنگ کا فراک پہنے،بال کھولے برف سے ڈھکی پہاڑیوں کے سامنے کھڑی بلکل ایک روح کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔

کل سے وہ زوار کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زوار اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ہانیہ کا منہ دوسری طرف تھا اسی لیے اسے پتا نہ چلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج اورنور دین پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔۔گھر میں کسی کو نا پاکر

وہ باہر کی طرف گئے۔۔۔۔۔

ایک جگہ انھیں زوار نظر آیا وہ اسکی طرف بھاگے۔۔۔۔۔۔

زوار ہانیہ پر پستول تان چکا تھا۔۔۔۔۔۔ٹیریر بس وہ دبانے والا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے لیکن وہ نہیں رک رہا تھا۔۔۔

ہانیہ کو اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر زوار کو دیکھا۔۔۔۔۔

زوار نے اسی وقت گولی چلادی۔۔۔

-

گولی ہانیہ کے کندھے پر جاکر لگی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لڑکھڑا کر گر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اب بھی کھلیں تھیں۔۔۔۔

لیکن وہ حوش و حواس میں نہیں تھی۔۔۔۔

زوار نے پستول پھینکا اور بے یقینی سے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

زوار بیٹا۔۔۔۔۔زوار۔۔۔۔

زوار کو بالاج کی آواز آنے لگی لیکن وہ انکو دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا۔۔۔۔

نوردین بھاگتا ہوا آیا اور ہانیہ کو اٹھانے لگا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔۔میری بچی۔۔۔۔۔۔

آنکھیں کھولو۔۔۔۔ہانیہ۔۔۔

نور دین روتے ہوئے اپنی بیٹی کو اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

بالاج صاحب زوار کو جھنجھوڑتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا تو نے بیٹا۔۔۔۔۔

زوار نے بے یقینی سے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ ہانیہ کی طرف گئے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار بیٹا۔۔۔۔۔۔اٹھاؤ اسکو جلدی اور گاڑی میں ڈالو۔۔۔۔

بالاج صاحب نے زوار کو حکم دیا۔۔۔۔

لیکن داداجان۔۔۔۔۔زوار کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔۔جلدی اٹھاؤ اس کو زوار۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو کہتے ہوئے بالاج صاحب گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔

زوار نے ہانیہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔۔

نور دین بھی اس کی پیچھے چل دیا۔۔۔۔

ہسپتال پہنچ کر ہانیہ کو ایمر جنسی وارڈ میں لے جایا گیا۔۔۔

زوار، بالاج اور نور دین باہر ہی بیٹھ گئے۔۔۔۔

زوار اٹھ کر بالاج صاحب کے پاس آیا۔۔۔۔۔

اور جواب طلب نظروں سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے بالاج صاحب نے اسکو ساری سچائی بتائی۔۔۔۔۔

زوار کو لگا کسی نے سیسہ پگھلا کر اس کے کان میں ڈال دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود کو مار دے۔۔۔۔۔۔

عجیب سکتے کی حالت میں زمین کو تکتا وہ نیچے بیٹھ گیا

اتنے میں علی اور نائلہ بھی آگئے۔۔۔۔۔۔۔

نور دین نے انکو بھی کال جر کے بلا لیا تھا۔۔

علی نے زوار کو آکر اٹھایا۔۔۔۔

اور اسکو گلے سے لگا لیا۔۔۔

علی کے گلے لگ کے زوار بری طرح سے رو دیا۔۔۔۔۔۔

یہ میں نے کیا کر دیا۔۔

وہ روتے روتے یہی دوہرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبر کرو زوار۔۔۔۔۔۔۔

اللہ سے دعا کرو۔۔۔سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔۔۔۔

علی نے زوار کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

زوار نے علی کو خود سے الگ کیا۔۔۔۔اور وہاں سے چل پڑا۔۔۔۔۔۔

سب بہت پریشان بیٹھے ایک دوسرے کو سنبھال رہے تھے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوار نے وضو کیا اور جاءنماز پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو ہمیشہ ان چیزوں سے دور ہی رہا تھا۔۔۔

لیکن آج اسکی محبت اسکو اسکے اللہ کے قریب کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زوار نے دو نفل پڑھے اور دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر اس کی پلکیں بھیگنے لگیں۔۔۔۔۔

میرے اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کردے میں ہمیشہ تجھ سے دور رہا۔۔۔۔۔

اور آج تجھ سے مانگنے آیا تو وہ بھی اپنی غرض سے۔۔۔

تو تو معاف کرنے والا ہے میرے مولا۔۔۔

میرے گناہوں کو بخش دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے ہانیہ کے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔۔

میں نے وہ سب ناچاہتے ہوئے بھی کرلیا۔۔۔۔

میرے اللہ۔۔۔۔۔تجھ سے بس اپنی ہانیہ کو مانگتا ہوں۔۔۔۔

ایک دفعہ۔۔۔۔۔۔بس ایک دفعہ مجھے میری ہانیہ واپس کردے۔۔۔۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔۔

میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا مانگتے مانگتے زوار رونے لگا۔۔۔۔۔

اچانک اسےاپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ رکھنے کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔

علی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

آپریشن سکسیسفول(کامیاب)۔۔۔۔۔۔

علی نے جوش سے کہا

زوار ایک دم اٹھا اور اسکے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔

اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اس نے اوپر کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

وہ رب کی زات تو ہے ہی اتنی کریم۔۔ہر پل اپنے بندے کے اسکی طرف آنے اور اپنے بندے کی دعا قبول کرنے کے انتظار میں رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

علی زوار کو لے کر آپریشن تھیٹر کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

سب کے چہرے پر اب پریشانی کم اور اطمینان زیادہ تھا۔۔۔

ہانیہ کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے ڈاکٹر نے انھیں اس سے ملنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔

نائلہ بھی علی اور زوار کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

تھینکس نائلہ۔۔۔۔تمہارے آنے کیلیے۔۔۔زوار نے نائلہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تھینکس کس بات کا بھائی۔۔۔۔۔ہانیہ میری بھی تو دوست ہے۔۔۔

نائلہ نے اپنائیت سے کہا۔۔۔۔

بھابھی بول بھوبھی۔۔۔۔علی پھر سے اپنی ٹون میں واپس آچکا تھا۔۔۔

بھابھی کیا مطلب۔۔۔۔۔تم دونوں نے شادی کرلی اور بتایا۔۔۔۔۔۔

زوار نے حیرانی سے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یار شادی ہی ایسے حالات میں ہوئی۔۔۔

کیسے حالات۔۔۔۔

علی نے اسکو پوری کہانی سنائی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ زوار اس پر کوئی تبصرہ کرتا۔۔۔۔

نوردین کی آواز پر وہ سب متوجہ ہوئے۔۔۔

ہانیہ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور دین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سب روم کے اندر چلے گئے۔۔۔۔

ہانیہ نے ابھی آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں۔۔۔۔سب نے باری باری ا سکو پیار کیا۔۔۔

سب سے آخر میں زوار اسے پاس آکر بیٹھا۔۔۔

اس نے ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔

ہانیہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اور اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔۔۔

ہانیہ پلیز ایک دفعہ مجھے معاف کردو۔۔۔۔۔

اب کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔۔اب کیوں اتنے اچھے بن رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ تو مجھے مارنا چاہتے تھے نا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے تڑخ کر کہا۔۔

ہانیہ میں اب وہ زوار نہیں رہا۔۔۔۔

زوار نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

میں بھی یہی سمجھ رہی تھی لیکن افسوس میں غلط تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ میں نے سب کچھ ایک غلط فہمی کی وجہ سے کیا۔۔۔۔تم چاہو تو اپنے بابا سے پوچھ لو۔۔۔۔۔

ہانیہ نے پہلے زوار کی طرف دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے اپنے بابا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

نور دین نے لمبی کہانی اسے۔مختصر کرکے سنائی۔۔۔۔۔

پوری بات کر کے وہ آخر میں بولے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں بیٹا تمہارے لیے معاف کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔

لیکن یہ سب غلط فہمی میں ہوا۔۔۔

اب سب پرانی باتیں بھلا کر ایک نئ اور خوشحال زندگی شروع کرنی چاہیے۔۔۔۔

ہانیہ نے زوار کیطرف دیکھا وہ اسے دیکھکر مسکرایا ہانیہ بھی اسے دیکھ کر مسکرادی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد کئی دن ہا نیہ ہسپتال میں ایڈمٹ رہی۔۔۔

زوار اسکا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا۔۔۔

علی اور نائلہ بھی اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔۔۔

زوار نے علی اور نائلہ کی شادی کا قصہ مزے لے لے کر ہانیہ کو سنایا۔۔۔۔

چاروں دوست پھر سے اکھٹے ہوگئے۔تھے۔۔۔

کچھ دنوں کی بیڈ ریسٹ کے بعد ہانیہ کو ڈسچارج کیا گیا۔۔۔۔

زوار اسے گھر لے کر آیا۔۔۔۔

زوار کی ماں نمرہ نے بڑے جوش سے اسکا استقبال کیا۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔نوردین بھی اب انکے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنے عرصے کے علاج کے بعد بھی ارسلان اور نازش کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔۔۔۔

وہ دونوں تو اب اولاد ملنے سے نا امید ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔۔۔۔۔۔جو ظلم ہم نے نائلہ پر کیا اس کی سزا ہے۔۔۔۔

ایک رات جب وہ ساتھ بیٹھے تھے تو ارسلان نے نازش کو مخاطب کر کر کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔

بہت ظلم کیا ہے ہم نے اس بچی پر۔۔۔

نازش نے بھی ارسلان کی ہاں میں ہاں ملائی

ہمیں اس سے معافی مانگنے جاناچاہیے نازش۔۔۔۔

وہ معاف کردے گی ہمیں۔۔۔۔

وہ میری بہن ہے میں جانتا ہوں اسے وہ ضرور معاف کردے گی ہمیں۔۔۔

ارسلان نے پر امید لہجے میں کہا

نازش اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

صبح انھیں نائلہ کے گھر بھی جانا تھا۔۔

نائلہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔۔

علی آفس جانے کیلیے تیار ہورہے تھے۔۔۔۔

ضیاء صاحب اور ذکیہ کو نائلہ نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

اچانک گھر کی بیل بجنے لگی۔۔۔۔

ضیاء اٹھنے لگی تو علی نے انھیں روک لیا۔۔۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے جاکر دروازہ کھولا۔۔۔

لیکن سامنے دو بندوں کو دیکھ کر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔۔

ان کے چہرے پر شرمندگی وہ صاف دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ انھیں لے کر اندر آیا۔۔۔

ضیاء صاحب اور زکیہ بھی انھیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔۔۔۔

نائلہ ابھی کچن میں تھی۔۔۔

ارسلان اورنازش نے ان سے اپنی بدتمیزی کی معافی مانگی۔۔۔۔۔۔۔

جس پر انھوں نے کھلے دل سے اسے معاف کردیا۔۔

علی۔۔۔کدھر ہو۔۔۔

نائلہ ابھی علی کو بلاتی کچن سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔اپنے بھائی بھابھی کو دیکھ کر وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔

ارسلان اور نازش۔چل کر اسکے پاس آئے۔۔۔۔

ہمیں معاف کردو۔۔۔۔ہم نے بہت ظلم کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔

ارسلان اور نازش نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے۔۔۔

ناہ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا پھر علی کی طرف دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

بھائی بھابھی۔۔۔۔آپ پلیز ایسے ہاتھ جوڑ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔۔

نائلہ نے انکے جڑے ہوئے ہاتھوں کو پکڑا۔۔۔۔

ارسلان نے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

نائلہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔اور وہ جھٹ سے بھائی کے گلے لگ گئی۔۔۔

اس کے بعد وہ نازش کے گلے لگی۔۔۔۔

دلوں سے اب رنجشیں ختم ہوگئیں تھیں۔۔۔۔

اب سب ٹھیک ہوگیا تھا۔۔۔۔

شاویز کو بھی عدالت نے نور دین کی گواہی پر مجرم قرار دے دیا تھا۔۔۔

بالاج صاحب نے اسکو پھانسی نہ ہونے دی۔۔۔کیونکہ وہ جیسا بھی تھا انکا بیٹا تھا۔۔۔

اسی لیے شاویز کو عمر قید با مشقت کی سزا ہوگئی۔۔۔

اپنے گناہوں کی تلافی اب اس نے جیل میں کرنی تھی۔۔

(سات سال بعد)

احتشام مت چھیڑو کیک کو۔۔مہمانوں کو آنے دو۔۔۔

ہانیہ اپنے چار سالہ بیٹے پر چیخ رہی تھی جس کی آج چوتھی سالگرہ تھی۔۔۔۔

وہ کب سے کیک کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا اور ہانیہ اسکو بار بار منع کر رہی تھی۔۔۔

پاپا دیکھیں نا۔۔۔مما تیت نہیں تاٹنے دے رہی۔۔۔۔

احتشام نے اپنی توتلی زبان میں اپنے پاپا کو شکایت لگائی۔۔۔

ہانیہ نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔۔

زوار نے احتشام کو اٹھا لیا۔۔۔

بیٹا۔۔۔ابھی سب آجائیں گے نا۔۔۔پھر کاٹیں گے۔۔۔۔

زوار کو سامنے سے علی ،نائلہ ،ارسلان اور نازش آتے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔۔

نازش کی اپنی تین سالہ بیٹا ابتسام کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

پانچ سالہ حوریہ بھی اپنے پاپا ارسلان کی انگلی پکڑے آرہی تھی۔۔۔

زوار اور ہانیہ انھیں دیکھ کر اسکی طرف بڑھے۔۔۔

انھوں نے حوریہ اور ابتسام کو احتشام کے ساتھ کھیلنے بھیجا اور ایک دوسرے کو گلے ملنے لگے۔۔۔

پھر سب بچوں کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔جو اپنی توتلی آوازوں میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

میلے پاپا تم دونوں کے پاپا شے بڑے ہیں۔۔۔۔احتشام نے اپنے پاپا کو بڑا کہتے ہوئے کہا۔

نہیں جی۔۔۔۔میلے پاپا زیادہ بلے ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابتسام نے بھی اپنی زبان میں اسکا مقابلہ کیا۔۔۔

تم دونوں چپ کلو۔۔۔میلے پالا تم دونوں کے پاپا شے بڑے سپر مین ہیں۔۔۔

حوریہ کی اس بات پر سب کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews